WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

قصہ قلب

از

رائٹرز ڈیپارٹمنٹ

www.novelsclubb.com

فہرست

مہر فقیری

سائرہ طارق عباسی

اقراء صمد

ایمان زارا

لائبہ خان

بنتِ فدا

www.novelsclubb.com

یوم الدین

بدر الرجاء

واضحی مرزا

آمنہ

اُفائیرہ

من چاہی داستان

www.novelsclubb.com

حور فاطمہ

مناہل چوہدری

ایمن جاوید

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انزیلہ خان

آزمائش بشر

آمنہ عالم

شیریں فاطمہ

اعتبار بھی آہی جائے گا

سعدیہ عارف، سنبل توصیف، لائبہ صدیق، سلویٰ جبار

www.novelsclubb.com

راحت البال

سمعیہ عابر

بنتِ رضوان

تحریم ذوالفقار

نبیلا

بت ساز

.اسما

.طیبہ

.صبا

www.novelsclubb.com

.فرحین ابراہیم

درِ قلبم

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایمن مغل

رمشہ سجاد حسین

غامض

ڈی جے سلفائٹ

بشریٰ امین

www.novelsclubb.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہرِ فقیری

سر بازار میری محنت کا تماشایوں بنا کر

کہتا ہے تیرا کام ہے رونا فقط رونا

کھل جاؤں جو گل بن کر اگر ہاتھ ہو سونا

مزدور کی قسمت میں تو بس آس ہے کھونا

www.novelsclubb.com

وہ گرمیوں کی ایک سخت تپتی دوپہر تھی جب سامنے سے آنے والی ریڑھی کے پسینے میں شرابور پھل فروش کو معلوم نہیں تھا کہ وہ جس طرف جارہا ہے وہ بستی نہ صرف مفت خوروں کی ہے بلکہ وہاں کثیر تعداد بھکاریوں کی موجود ہے۔ مگر یہ اسکی قسمت کا لکھا تھا جسے آج یہاں پورا ہونا تھا۔ بستی میں موجود ایک کچی گلی میں ریڑھی گھماتے ہوئے اس نے آواز لگائی

"سیب لے لو، آم لے لو، تازہ پھل لے لو" اس آواز نے سب کے دماغ کی بتیاں جلا دی تھیں۔

اوہ! اٹھ نماڑے جا دیکھ کر آ کیا بھاؤ لگائے ہیں اس پھل فروش نے؟ جگو جھٹ سے اٹھ کر دروازے کی طرف لپکا اور بلند آواز سے پکارا۔

'اور یڑھی والے چاچا۔۔ 'سیب کے کیا بھاؤ ہیں۔؟

دوسو روپے کلو۔ ایک روپیہ کم نا لوں گا، ریڑھی والے نے پسینہ پونچھتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

آہ چاچا! یہ کیسی تار چھیڑ دی تم نے جگو نے جھٹ سے ایک سیب اٹھا کر قمیض کی آستین کے ساتھ صاف کرنا چاہا کے ریڑھی والے نے لپک کر اس سے سیب چھین لیا۔

عجیب لوگ ہو تم، سارا دن تو مانگتے پھرتے رہتے ہو خدا کی پناہ اتنی کم بختی لے کر اس زمین پر اتارے گئے ہو کہ سلامت ہاتھوں کو بھی گدا گری کے لیے استعمال کرتے ہو۔

ارے چاچا دے دو اتنی دکان چل تو رہی ہے تمھاری تھوڑا دے دو گے تو کیا کمی آجائے گی؟ جگو نے شیخی بگھاری۔

اور اتنا گیان کاہے کو دے رہے ہو؟ مانگنا بھی تو ایک طرح کی محنت ہے رے، تو ایک سیب کے پیچھے میری گور گندی کرا رہا ہے۔ جگو نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کیا۔

ارے نامراد کس نسل کا ہے رے تو؟اور کون سی گور؟ گور تو تم لوگ دن گئے سارے زمانے میں ہاتھ پھیلا کر خراب کر دیتے ہو،اس نے جگو کی طرف بڑے نفرت آمیز لہجے سے دیکھ کر کہا۔

ارے چاچا! تھارے جیسے روج دیکھوں ہوں خالی جیب ہی گھر جاوے ہیں بیچارے ،اس بار جگو نے نخوت سے سر جھٹکا اور سیب کی طرف لپکتے ہوئے مفت خوری کا مظاہرہ کیا۔

ریڑھی والے نے جھٹ سے اس کے ہاتھ سے سیب چھین لیا اور غصے سے جگو کی طرف دیکھ کر بولا۔

'بھاؤ پوچھنے آیا ہے یا چھینا جھپٹی کرنے آیا ہے؟ چل بھاگ جا یہاں سے ورنہ پتھر سے سر پھوڑ دوں گا'

ارے او نماڑے تجھے کس کام کے لیے بھیجا تھا تو ادھر کیا دھکم پیل کر رہا ہے، سلونی ماسی لونگی سمیٹے گھر سے باہر ریڑھی والے کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئ۔

کیوں رے یہ کیسا بھاؤ لگائے ہو تم؟ ہم غریب نظر نا آوئے ہیں کیا تجھے؟ اب وہ پھل فروش کی طرف لپکی۔

او بڑھیا اماں۔۔ سب جانوں ہوں میں جو تم غریب لوگ ہو، سارا دن تو مانگ کر کھاتے رہتے ہو، اس بار وہ پھلوں پر پانی چھڑکتے ہوئے بولا،

'دیکھو بڑھیا اماں خاصے پیٹ بھرے ہوتے ہیں تمھارے، بس عادتوں کی پھٹکار ہے تم لوگوں پر'

ارے واہ! جرات دیکھو ذرا تم مارے ہی جاگیر میں مارے کو ہی میاوں۔؟ اماں سلونی سے اپنی بے عزتی برداشت نہ ہوئ۔

ہیں؟۔ میاوں؟ جگو نے مداخلت کرتے ہوے میاؤں کو ٹوکا،

www.novelsclubb.com

جاگیر اور میاؤں؟ ہضم ناہووے ہے کچھ، وہ سر کھجانے لگا۔

ساتھ ہی سلونی اماں نے سارے محلے والوں کو اس ریڑھی والے کے پاس اکٹھا کر کے؛ "اری او سکھیو سیانیوں دیکھو ذرا کیسے تھاری جاگیر میں دھونس جمائے ہے یہ پھل فروش، ماری غربت کو پھٹکار بولے ہے، سر پیٹتے ہوئے سلونی ماسی کو دیکھ کر ریڑھی والے کو اپنی رگوں میں خون ناچتا محسوس ہو رہا تھا کہ اب جان گئی کے گئی۔

بس پھر کیا تھا ہونی کو کون ٹال سکتا ہے؛ یکا یک سب ماسیاں اکٹھی ہو گئیں اور اپنے اپنے حوصلے کے مطابق پھل بٹور لیا۔

زمانی خالہ نے سر پر دوپٹہ باندھ لیا اور سر پیٹنے لگی 'ارے نامراد تو ہمارے دھندے کو پھٹکار کہے ہے تیرا ستیاناس' اور ساتھ ہی اپنے بڑے بڑے ہاتھ ڈال کر سارے سیب سمیٹ لیے، اور سلونی ماسی کو دیکھ کر بولی 'وے ماسی لے تھارے حصے کے وی

بٹور لیے ہوں چل آجا منہ نالگ ایسوں کے یہ کہتے ہوئے سلونی ماسی اور زمانی خالہ اپنی کوٹھری کو چل پڑی تھی۔

ابھی ریڑھی والے میاں نے اپنا پسینہ خشک بھی نا کیا تھا کے اداس بابا اپنی کُھنڈی سنبھالے ہوئے لنگڑاتے ہوئے ریڑھی کے پاس آ کھڑے ہوئے اور اپنا حصہ ڈالتے ہوئے باقی کے پھل اکٹھے کر لیے۔

ابھی ریڑھی والے میاں نے مذمت کرنا ہی چاہی تھی کے عینک ناک پر لگائے اداس بابا نے اپنا تجربہ جھاڑتے ہوئے کہا! او جوان ماری گل سن محنتی چھورے،

مارے کو محنت کر کے ہی کمانے کی عادت ہوتی تو تھارے سے ایسے پھل بٹورتے کیا؟ اداس بابا طنزاً ہنستے ہوئے اپنی منزل کو روانہ ہو گئے۔

ریڑھی والے میاں پر تو قیامت صغریٰ نازل ہو چکی تھی، وہ اپنے کل معاشی سرمائے پر فقط چند ہرے پتے دیکھ کر بے ساختہ رو پڑا، اور یہ گنگناتا ہوا وہاں سے چل پڑا

"رانجھا غنڈے لے آتا تو"

"ہیر کی شادی ٹل سکتی تھی"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

پیٹ کا دوزخ ایسی چیز ہے جو کسی نفع نقصان کی پرواہ کیے بغیر ہر وقت منہ کھولے کھڑا رہتا ہے اسی شکم سیری کی خاطر چڑھتے سورج کی تیز گرمی میں پھل فروش اپنی ریڑھی کو شریفوں کی بستی کی جانب لے جاتے ہوئے دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کے آج یہاں سے اپنے حق کی کمائی کر سکوں گا۔

www.novelsclubb.com

بستی شریفاں میں داخل ہوتے ہی اس نے آوازیں لگانا شروع کی ' پھل لے لو، تازہ پھل لے لو۔۔'

السلام علیکم بھائی ! چھت سے جھانکتے ہوئے سفید کرتے میں ملبوس عینک لگائے اخبار ہاتھ میں لیے اسلم صاحب نے آواز لگائی۔

جی وعلیکم السلام بھائی ! کہیے ؟ پھل فروش میاں نے اوپر سے آواز دینے والی شخصیت کی طرف ٹکٹکی جما کر دیکھے ہوئے جواب دیا۔

بھائی یہ کینو کس طرح کلو لگائے ہیں؟

جی 250 روپے کلو۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا تو اور یہ کیلے کیسے درجن ہیں؟

جی یہ 300 روپے درجن ہیں۔۔

اوہو۔۔۔ویسے بھائی صاحب منڈی کے بھاؤ تو اس سے کم ہیں آپ نے بڑے مہنگے دام لگائے ہیں، عینک والے صاحب نے آنکھیں گھما کر کہا۔

نہیں جی نہیں وہی بھاؤ لگائے ہیں آپ ریٹ لسٹ چیک کر لیجیے، پھل فروش نے وضاحت کی۔

چھت سے اور زمین سے گونجتی آوازوں کے تبادلے کی وجہ سے اماں فیروزہ نے گھر کے دروازے سے جھانکتے ہوئے پھل فروش کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

دیکھو بھائی ہم شریف لوگ ہیں ہم سے تو یہ اپنے لگائے ہوئے ریٹ کا مطالبہ نا کریو، وہ پان چباتے ہوئے بولیں۔

'ارے نہیں اماں۔۔۔ بلکل وہی ریٹ ہیں جو منڈی میں ہیں۔۔'

'ناں ناں دیکھو بھئی یہ شریف لوگوں کا محلہ ہے۔'

اماں جی ! یہ شریفوں کا محلہ ہے تو اب میں آپکو مفت پھل تو نہیں دے سکتا نا؟ریڑھی والے میاں نے اس بار اماں کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

ارے ہم کب کہہ رہے ہے مفت دے دو مگر قیمت کم کر دو، اماں فیروزہ بدک کے بولی۔

اماں جی جیسے آپ قیمت کم کرنے کا کہہ رہی ہیں اس طرح تو کوئی غریب بھی نہیں کہتا ہے،اب ریڑھی والے کو محسوس ہو رہا تھا کے اب کہ بار بھی اسکو لوٹا ہی جائے گا۔

مگر اللہ کر کے دونوں فریقین میں قیمت آدھی طے قرار پائی۔اسلم صاحب اور اماں فیروزہ ابھی پھل بٹور ہی رہے تھے کے آنٹی سلمہ بھی تشریف لے آئیں اور آدھی قیمت میں سارا پھل خرید لیا۔

اور پھل فروش کو پھلوں کے نہ بکنے اور گل سڑ جانے کے ڈر سے مجبوراً راضی ہونا ہی پڑا، مگر اس کے دکھ کی داستاں چہرے پہ رقم تھی جسے پڑھ کہ اماں سلمہ نے جاتے ہوئے ریڑھی والے کو کہا بیٹا اگر ہم شریف کنجوسی نہ کریں تو اتنے بڑے بڑے بنگلے کیسے بنائیں؟ وہ بات مکمل کر کے پھل فروش کا جواب سنے بغیر اپنے بنگلے کی طرف روانہ ہو گئیں۔

اور بیچارہ ریڑھی والا اپنے 3000 والے کل سرمائے کو صرف 3100 میں بیچ کر سوچنے لگا کہ غربت کہیں نظر نہیں آئی یہاں مگر شریفوں والی کنجوسی نے اپنا صحیح سکہ جما رکھا ہے۔

خالی ریڑھی اب اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ پھل فروش کی تمام دن کی محنت کے بدلے وہ صرف سو روپے ہی کما پایا تھا اور آج کے دن کا سارا خرچ اسی میں پورا کرنا تھا یہی سوچ سوچ کر اسکے قدم بھاری ہو رہے تھے مگر اسکو گھر بھی جانا تھا کہ بیوی بچے رستہ دیکھتے ہونگے کہ کب سبزی آئے گی اور وہ کھانا کھائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے روز پھل فروش ایک الگ بستی میں جا پہنچا، ریڑھی کو آرام آرام سے دھکا لگائے وہ ستائش بھری نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا، خوبصورت محل جیسے گھر اور بڑی سی گاڑیاں اس علاقے کی امارت کا پتا دیتے تھے جو بے تحاشا تھی اور بڑی چاؤ سے ہر جگہ لٹائی گئی تھی۔

پھل فروش ابھی آنکھوں کو خیرہ کرنے میں مگن تھا کہ ایک طرف سے کچھ آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔اسے دور ایک گھر کے دروازے کے سامنے ایک فقیرنی کھڑی نظر آئی جو مسلسل کچھ بولے جا رہی تھی، کہ اتنے میں اندر سے ایک عورت نکلی،

'معاف کرو اماں! نہیں ہے کچھ یہاں کہیں اور جا کر مانگو!'

بیٹا کچھ کھانے کو ہی دے دو اللہ کا اتنا کچھ ہے تمہارے پاس!

ارے جاؤ بھئی اتنے فالتو پیسے نہیں ہیں جو تم جیسوں پر لٹائیں ! کہتی دھڑ لے سے اسکے منہ پر دروازہ بند کر کے چلی گئ۔

پاس کھڑا پھل فروش اداسی کے عالم میں یہ سارا معاجرہ دیکھتے ہوئے ریڑھی لے کر آگے چل پڑا مگر پیچھے سے کچھ گرنے کی آواز پہ مڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہی عورت سارا کھانا گھر سے باہر موجود کوڑے دان میں ڈال رہی ہے، ریڑھی والا صرف آہ بھر کر رہ گیا کہ کیا ہوتا اگر یہ اس فقیر کو دے دیتی۔

"یا اللہ تو نے بھی کیسے کیسے لوگوں کو نوازا ہے" اک آزردہ سی آواز میں بول کر آگے چل پڑا۔

او، ریڑھی والے چچا! یہ پھل کیسے ہیں؟ ان میں سے صاف صاف نکال دیں، ایک لڑکا بھاگتا ہوا آیا اور پھل نکالنے لگا۔

جی چچا کتنے ہوئے ؟ پھل فروش نے جیسے ہی اسے پیسے بتائے وہ لڑکا بحث کرنے لگا کہ ریٹ کم کرو، فروٹ اتنے اچھے نہیں جتنی قیمت ہے وغیرہ۔۔

اُف آپ جیسے لوگ جو اپنے کپڑے، جوتے وغیرہ اتنے بڑے مالز سے خریدتے ہیں وہاں آپ کچھ کم نہیں کروا سکتے تو یہاں ہم جیسے غریب کو جائز پیسے دینے میں کنجوسی کرتے ہیں اور غریب کا حق مارتے ہیں" ریڑھی والا طیش میں آکر بول پڑا۔

لڑکا لاجواب تو ہو گیا مگر پھر بھی کسی احسان کی طرح پھلوں کی قیمت ادا کی اور اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا۔

پھل فروش نے ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو گھورا کیونکہ اس بار اسے پوری قیمت تو مل گئی تھی مگر اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے بھیک دی گئی ہو یا شاید بھکاری بھی اس سے زیادہ حق سے مانگتے ہیں۔

"سنا ہے زندگی امتحان لیتی ہے پر یہاں امتحانوں نے زندگی لے لی ہے"

اِک آہ بھری آواز میں کہتے ہوئے وہ اپنی منزل کی جانب چل پڑا کیونکہ ابھی بہت پھل باقی رہتا تھا۔اور اس بستی کے لوگ ٹھنڈے اے سی چلے کمروں میں آرام فرما رہے تھے ،اسکے خشک گلے سے نکلی آواز میں اتنا دم نہیں تھا کہ وہ بند گھروں کے اندر موجود بند دروازوں کو ٹاپتی ہوئ مکینوں کے کانوں تک پہنچ پاتی۔

وہ ایک نئ بستی میں پہنچ چکا تھا اور ایک نئ کہانی لکھنے کے لیے قسمت نے انگڑائی لی .رب پہ بھروسہ کرتے ایک بار پھر اپنی ریڑھی کو دھکا لگاتے حق حلال کی کمائی کی خاطر ایک نئ راہ پر گامزن جب وہ بستی میں داخل ہوا تو سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا.اس نے اپنے سافے سے ماتھے پر آئے پسینے کو پونچھا اور صدا لگائی،

"سیب دو سو روپے کلو، آم تین سو روپے کلو" وہ آگے بڑھتا گیا اور مکانات کو دیکھ کر انکے مکینوں کی استطاعت کا اندازہ لگانے لگا، اس کے دل میں موہوم سی امید جاگی کہ شاید ادھر کمائی ہو جائے۔

ارے چچا!!! سنو! اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بیس بائیس سال کا لڑکا کھڑا تھا.. قریب آیا اور آموں کو اٹھا کے پرکھنے لگا.."

اور چچا؟؟؟ کیسے لگائے ہیں؟؟"

بس بیٹا تین سو روپے کلو ہیں، مہنگائی کا دور ہے اس سے بھی غریب کا پیٹ کہاں بھر پاتا ہے۔

آہ چچا!! یہ بات تو تم نے سو فیصد درست کی ہے۔ یہ مہنگائی کا ہی تو رونا ہے.. گھر کے حالات بھی خراب جا رہے ہیں اب تو فاقوں کی نوبت آ رہی ہے، نوجوان کی اس بات پہ پھیری والے کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور اس نے سر اٹھا کر لڑکے کو سر تا پیر بغور دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اس کا لباس دیکھ کے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ بہت امیر نہ سہی پر مفلوک الحال بھی نہ تھا۔ پھیری والے نے صاف ستھرا لباس پہنے، ہاتھ میں گھڑی باندھے اس خوبرو نوجوان کو گھورا اور ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔

"بیٹا بتاؤ کتنے دوں؟"

"ارے نہیں نہیں چچا میں تو ویسے ہو دام پوچھ رہا تھا، ہم غریبوں کی اتنی بساط کہاں کہ پھل خرید سکیں، یہ کہتے ہوئے نوجوان نے ہاتھ میں اٹھا رکھے آم کو نیچے رکھا اور آگے بڑھ گیا۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوتا ایک ڈیلیوری بوائے آیا اور وہ نوجوان اس سے ایک کھانے کا پارسل لینے لگا اور اس پارسل کی جسامت سے پھل فروش نے اندازہ لگایا کہ وہ تین سے چار ہزار کا ضرور ہو گا اور اسکی ریڑھی پہ رکھا سارا پھل اس سے کم قیمت کا تھا، وہ لڑکا جو ابھی اپنی غریبی کا رونا رو کر گیا تھا اگر چاہتا تو یہ سارا

پھل خرید سکتا تھا مگر اسکے لیے پھل سے زیادہ اہم فاسٹ فوڈ تھا جس پہ وہ بغیر سوچے ہزاروں لٹا سکتا تھا۔

لڑکا تو چند لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو گیا مگر پھیری والا دور افق کو تکتے ہوئے یہی سوچتا رہ گیا کہ "کوئی اچھا بھلا ہونے کے باوجود حالات کا رونا کیسے رو سکتا ہے؟؟

گزشتہ تجربات کے بعد سے پھل فروش نے یہی جانا تھا کہ اس دنیا میں جن کا بس کہیں نہیں چلتا وہ آکے ان جیسے محنت کشوں پہ دھونس جما لیتے ہیں، وہ غربت جو کبھی عام ہوا کرتی تھی اب بس محنت کشوں کہ گھروں پہ ڈیرہ جما کے بیٹھی ہے، اونچے طبقے والے سود اور رشوت لے کے عیش کر رہے ہیں، اور نچلا طبقہ دھونس سے بھیک مانگ کر یا پھر چھینا جھپٹی کر کے آرام سے پیٹ پال رہا تھا اور درمیانی

طبقے کی تو بات ہی مت کیجیے یہ "ناں تو تین میں ہیں نہ تیرہ میں " اوپر سے غربت کا رونا روتے ہیں اور شوق امیروں والے رکھتے ہیں جن میں سے اکثر پورے بھی ہو جاتے ہیں، بس پھر جو چند ایک رہ جاتے ہیں یہ انکو سینے سے لگائے ساری عمر محرومیوں اور غربت کا رونا روتے ہیں۔اس غربت اور ظالم سماج میں آج کے دور میں کوئی پس رہا ہے تو وہ صرف دیہاڑی دار مزدور ہے جو سارا دن محنت کرتا ہے اور شام کو چند روپے گھر لے کے جاتا ہے تو چولہا جلتا ہے مگر یہ سماج کے ٹھیکے دار جینے نہیں دیتے اور انکا حق کھا جاتے ہیں انکو ساری بچت پھیری دیکھ کے یاد آتی ہے۔ا

اے اللہ یہ کیسی تقسیم ہے تیری،

ابھی وہ انہی خیالوں میں غلطاں اور اپنے رب سے شکوہ کناں تھا کہ اسکی نظر ایک اور پھیری والے پہ پڑی جو ایک ہاتھ سے معذور تھا مگر پوری ہمت سے ایک بازو استعمال کرتے ہوئے ریڑھی کو دھکا لگا رہا تھا تو یکایک اسے احساس ہوا کہ اس نے

کس قدر ناشکری کا مظاہرہ کیا ہے ابھی، اس نے فوراً استغفار پڑھا اور رزق حلال کمانے پہ اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ حالات جیسے بھی تھے وہ کبھی بھوکا نہیں سویا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

دوسری کہانی۔

|بت ساز

میں خطاکار ہوں یارب

مجھے آتے نہیں انداز عبادت

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو تھام لے میرا ہاتھ بس تو

میری ذات کو اور درکار کیا ہو

....

"میں بارس ہوں، اور یہاں مجھے ایک بُت ساز کے نام سے جانا جاتا ہے۔ میرے گھر والے میرے دوست، میرے اساتذہ غرض ہر کوئی مجھے کافر سمجھتا ہے، وہ اس لیے کیونکہ میں یونانی دیوتاؤں کی مورتیاں بناتا ہوں، گل کو پانی میں ملاتا ہوں پھر ان سے بُت بناتا ہوں، میں انہیں اپنے ہاتھوں سے تراشتا ہوں، لیکن میں انہیں خدا نہیں مانتا، کوئی خدا کو خود اپنے ہاتھوں سے کیسے تخلیق کر سکتا ہے۔ مجھے ان مورتیوں سے لگاؤ ہے۔۔۔" ایک تھکان بھری سانس جو کمرے کی گھوٹن بھری فضا میں زم ہوئی۔۔۔ "ٹھیک میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ مجھے اتھینا سے محبت ہو گئی تھی جب میں چھوٹا تھا۔ میں نے اسے پہلی بار دیکھا جب میری عمر سات سال

تھی۔ میں نے اس میں کچھ ایسا دیکھا تھا جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ جیسے وہ مجسمہ مجھے بلا رہا ہو۔ بارس، بارس۔۔۔۔یہ میٹھی آواز میرے کانوں میں آج سے ٹھیک تیرہ برس قبل سنائی دی تھی، جس کے بعد جنگ، دستکاری، اور عملی وجہ کی دیوی، جس کی شناخت رومیوں نے منروا سے کی ہے۔ میرے ہوش و حواس پے قابض ہونے لگی۔ اور جب میں چودہ برس کا ہوا تو مجھے محسوس ہوا کے میرے ارد گرد کے لوگ مجھے عجیب اندازِ چشم سے دیکھتے ہیں۔ میں نے ایتھینا کو پہلے اپنی قلم سے لکھا تھا، ایک خوبصورت نوجوان دیوی جس کا پور پور حُسن و جمال کی ایک الگ داستان تھی۔ اس کے دلکش ہونٹ جن پے نا خوشی تھی نا غم۔ اس کی آنکھیں جن میں حفاظت کی ایک کڑی نظر تھی۔ اس کے ساتھ ہمیشہ موجود ایک ناگ اور اس کی بہادری کی مثال اس کا لباس۔۔ اس کے ہاتھ جو کسی نازک دوشیزہ سے بالکل نا تھے۔ میں اس قدر ان کی محبت اور اس کی خوبصورتی کا اثیر ہو چکا تھا کہ مجھے اپنا آپ بھی بھولنے لگا۔ جب میں اسے اپنے ہاتھوں سے بناتا اور ساتھ اس سے باتیں کرتا تو

www.novelsclubb.com

وہ ہمیشہ مجھے جواب دیتی تھی۔ وہ مجھے اپنی محبت کے سحر میں ہر پل جکڑتی تھی۔ لیکن جو ان سب میں وحشتناک تھا وہ میرے خواب تھے میں ان میں ایک بھیانک چیز دیکھتا ہوں، اور وہ ہر رات مجھے ڈراتی ہے میں اتنا ڈر چکا تھا کہ نیم پاگل معلوم ہوتا تھا۔ لوگوں نے مجھے پھر بس یہ ہی کہا۔ "ہاں کافر پے خدا کی لعنت ایسے ہی برستی ہے۔" اور جس دن میری سب سے اچھے دوست نے مجھے یہ بات کہی تو میں رویا، اور خدا سے کہا کہ میں اس پے یقین رکھتا ہوں، لیکن لوگوں کی یہ باتیں مجھے بھلادیں گی اور مجھے خدشہ ہے کہ میں واقع کافر ہو جاؤ گا، مگر اے میرے خدا مجھے روشنی دیکھا۔ چند دن گزرے تھے میں ناامید ہو گیا تھا۔ مجھے لگا خدا بھی مجھے کافر سمجھتا ہے اسی لیے وہ مجھے روشنی نہیں دیکھا رہا، نجانے کیا تھا کہ میں خدا کا نام اپنی زبان سے لے بھی نا پاتا جیسے کسی نے قفل لگا دی ہو۔ پھر ایک رات میں اسی خواب میں ڈر کے اٹھا، جب میرے کانوں میں باہر سے آتی ایک آواز داخل ہوئی

www.novelsclubb.com

اور خواب کے خوف کو زائل کرتی گئی۔ میرے رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔ اور وہ تھی۔

"أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا۟ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ".

یہ قرآن تھا میں جانتا تھا، میں اس کے معنی بھی جانتا تھا۔ کیونکہ مجھے عرب زبان پے عبور حاصل تھا۔

"اے بنی آدم کیا میں نے تم کو یہ وصیت نہیں کی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

سب مجھے کافر کہتے تھے، خدا مجھے شیطان کی عبادت سے روک رہا تھا۔ میں بری طرح الجھا اور پھر میں عہد کیا کہ میں جانوں گا کہ شیطان کی عبادت کافر کیسے کرتے ہیں۔ کافر تو بتوں کو پوجتے ہیں تو کیا بت شیطان ہیں۔؟

یہ سوال مجھے قدیم یونان میں لے آیا ہے، میں اس وقت جس مقام پے موجود ہوں وہ ہے آتھین۔یونان کا دارالحکومت۔میں اس وقت عین ایتھینا کے مندر کے روبرو کھڑا ہوں۔ایتھینا نائکی کا مندر ایتھنز کے ایکروپولز پر واقع ایک مندر ہے جو ایتھینا اور نائکی دیوی کے لیے وقف ہے۔ تقریباً 420 قبل مسیح میں تعمیر کیا گیا، یہ مندر ایکروپولز کا قدیم ترین مکمل طور پر زبردست مندر ہے۔یہ ایکروپولز کے جنوب مغربی کونے میں داخلی دروازے کے دائیں طرف، پروپیلیا پر ایک کھڑی گڑھ پر نمایاں مقام رکھتا ہے۔یہاں کی اینٹ اینٹ میں ایک ایسا راز ہے جو بہت کچھ بدل سکتا ہے۔ایتھینا کے مندر سے پورا ایتھین دیکھائی دیتا ہے۔یہاں اس پہاڑ پے جب میں یہاں اس کے روبرو ہوں تو یہ نمکین ہوائیں میرے کپڑوں میں ایک جنبش پیدا کر رہی ہے۔اور ساتھ ہی ساتھ مجھے وحشت ناک چیزوں سے اگاہ۔میں مندر میں داخل ہوا اور اس کے دروازہ پے کھڑے ہو کر اپنی آنکھیں موندے وہاں کی آب وہوا میں موجود کچھ کھردری یادیں ایک ٹھنڈے سانس کے ساتھ

اندر اتاریں۔۔۔نیچے آباد ایتھین اس عورت کو حفاظت کا خدا مانتا ہے۔میں نے ایک آخری بار ایتھینا کو دیکھا بہت غور سے مگر اس بار وہ مجھے اپنے خواب میں آنی والی ڈائین لگی۔اس کا ناگ منہ کھولے مجھے دیکھ رہا تھا،اور اس کے ہونٹوں پے خوفناک ہنسی تھی۔آج کوئی خوبصورت آواز نہیں آئی بلکہ ایک پر وحشت ہنسی کانوں میں گونجی۔اس کے ساتھ میں باہر کی جانب بھاگا اور میرے چاروں سمت کی ہواؤں میں ایک ہی چیز سنائی دی۔"اے بنی آدم کیا میں نے تم کو یہ وصیت نہیں کی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"اب یہ تو میں جان گیا کہ میں کافر نہیں تھا لیکن میں غلط تھا۔پھر میں آنکھیں موندے چلاتا گیا جب مجھے عبداللہ ملا۔۔۔جس نے مجھے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی اور ازا کی داستان سنائی۔۔اس کا سحر انگیز جال جس میں عرب کے بدھو پھنسے تھے میرے طرح۔ازا بھی ایک دیوی تھی جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اور دیویوں کے ساتھ قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔وہ شیطان سے مدد لینے والی ڈائین عورت بن

www.novelsclubb.com

چکی تھی۔ جس کے مجسمہ بنا کر لوگ اسے پوجتے تھے اور شیطان ان مجسموں میں داخل ہو کر ان لوگوں کو جواب دیتا تھا۔ جیسے مجھے ایتھینا کے مجسمہ میں آکر دیتا تھا۔اور مجھے آج معلوم ہوا کہ شیطان کیسے انسان سے اپنی عبادت کرواتا ہے۔ یہ اس خدا کی ہی عنایت ہے کہ میں اس حقیقت تک پہنچ سکا۔ میں پہلے بھی اس خدائے واحد پر ایمان رکھتا تھا لیکن اب میرا ایمان مزید پختا ہو گیا ہے میری وابستگی میرے خالق سے اور زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ پہلے جو بت سازی مجھے مسرت بخشتی تھی اب میں اس سے بیزار ہو گیا ہوں اب مجھے ایتھینا سے محبت نہیں بلکہ وحشت محسوس ہوتی ہے۔اور اب میں نے یہ جان لیا کہ میں یہ کام مزید نہیں کر سکتا۔ میرا زمیر مجھے مزید یہ کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

www.novelsclubb.com

ختم شد

تیسری کہانی۔۔

آزمائش بشر

۔۔۔مجھے احساس لکھنا ہے

۔۔مجھے الفاظ لا کر دو

،میں اک ٹوٹا شجر ہوں

۔مجھے اک آس لا کر دو

www.novelsclubb.com

میرا نام ماثر ہے یعنی نیک مگر میں نے پچھلے بیس برس سے کوئی نیکی نہیں کی یہ بیس برس میں نے بھٹکتے ہوئے گزارے ہیں یہ سمندر جس کے کنارے میں اس وقت

بیٹھا ہوں ایک ہفتہ پہلے تک میرا واحد ہمراز تھا یہ اٹھلاتی ہوئی لہریں میری راتوں کی بے سکونی کی گواہ ہیں. اس رات میں معمول کی طرح اس دریا کے کنارے آ کر ایک اونچے ٹیلے کا چناؤ کر کے بیٹھ گیا. ماضی نے میرے گرد یادوں کا جال بننا شروع کیا. میری نظروں کے سامنے بیس سال پہلے کا منظر لہرایا جہاں نو سال کا میں پاس کھڑی عبایا پہنتی عورت کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا. وہ عورت میری ماں تھی. ماما آپ باہر جاتے ہوئے یہ کیوں پہنتی ہیں میں نے اپنی ماں سے عبائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا

کیونکہ بیٹا یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جو کام اللہ کو پسند ہوتی ہے جب اسکے بندے انہیں عمل میں لاتے ہیں تو وہ خوش ہوتا ہے

میری ماں نے میرا گال کھینچتے ہوئے مجھے جواب دیا تھا جب اللہ خوش ہوتا ہے تو پھر کیا ہوتا ہے میرے نئے سوال پر میری ماں نے مسکرائی تھی

پھر وہ ہماری دعائیں سنتا ہے اور ہم جو مانگتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے اپنی ماں کے اس جواب پر میں نے اپنا سر اثبات میں ہلایا وہ اب اپنے سر پر سکارف لپیٹ رہی تھیں .

ماما میں کیسے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا کروں میں نے کچھ دیر بعد پھر سوال کیا

www.novelsclubb.com

دعائیں مانگ کر نمازیں پڑھ کر اچھے اچھے کام کر کے میری ماں نے اپنے نقاب پر آخری پن لگاتے ہوئے مجھے جواب دیا تھا اس وقت میری ماں نے خود کو مکمل طور پر چھپا دیا تھا صرف انکی آنکھیں دکھ رہیں تھیں وہ اس وقت بلاشبہ بے حد حسین لگ

رہیں تھیں میری ماں مجھے لیے باہر نکلیں میں نے انکا ہاتھ تھام رکھا تھا ہم گروسری خریدنے جا رہے تھے مال کے پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر کے ہم دونوں مال کی جانب بڑھے میں اپنی ماں سے آگے آگے چل رہا تھا ایک دم کسی کے پیچھے نہ ہونے کے احساس سے میں نے گردن موڑ کے دیکھا تو واقعی میری ماں میرے پیچھے نہیں آ رہیں تھیں میں نے اپنی ماں کی تلاش میں نظریں دوڑایں تو وہ مجھے راستے میں کھڑی موٹر سائیکل سے اپنا اٹکا ہوا عبایا نکالنے کی کوشش میں مصروف دکھیں. نا جانے کون بیوقوف راستے میں کھڑی کر کے چلا گیا تھا مجھے موٹر سائیکل والے پر غصہ آیا

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کے میں اپنی ماں کے پاس پہنچ کر انکی مدد کرتا ایک تیز رفتار گاڑی تیزی سے میری ماں کو کچلتے ہوئے نکل گئی تھی مجھے سمجھ نہیں آیا تھا کہ ہوا کیا ہے

جب میں نے اپنی ماں کو خون میں لت پت سڑک پہ بے سدپڑا دیکھا تو میرے حلق سے چیخ بر آمد ہوئی اور میں حلق کے بل چلایا

ماااں............ یہ چیخ سمندر کی خاموش لہروں نے بھی سنی تھی. سناٹے کو چیرتی ہوئی یہ چیخ میرے کانوں تک پہنچی تو میں حال کی دنیا میں لوٹا تھا میری سوچوں کا تسلسل روز یہیں آکے ٹوٹتا تھا اس سے آگے میں کبھی نا سوچ سکا

آگے کی سوچیں میرے دل پر ایک بھاری بوجھ کی شکل میں موجود تھیں

www.novelsclubb.com

اس بوجھ کی وجہ سے اکثر سانس کھینچنا مشکل لگتا تھا کبھی کبھی جی میں آتا تھا کہ خود کشی کر کہ خود کو اس بوجھ سے آزادی دلاؤں مگر نا جانے میرے اندر موجود کوئی

مجھے روک دیتا تھارات کا کافی حصہ بیت چکا تھا میں نے اپنا سائیڈ پر پڑا کوٹ اٹھایا اور گاڑی کا رخ کیا

ابھی میں گھر سے کچھ فاصلے پر تھا جب میری گاڑی رک گئی شائد پیٹرول ختم ہو گیا تھا .میں گاڑی وہیں چھوڑتا پیدل ہی گھر کی جانب بڑھا ابھی میں نے آدھا راستہ ہی تہ کیا تھا جب مجھے مسجد کے اندر لائیٹ چلتی نظر آئی شائد کوئی چلتی ہی چھوڑ گیا تھا پہلے میرے دل میں آئی چلتی رہنے دو لیکن ناجانے کس خیال کے تحت میں مسجد کی طرف بڑھا تھا میں نے ایک لمبے عرصے سے مسجد آنا تو دور نماز پڑھنا بھی ترک کیا ہوا تھا .

www.novelsclubb.com

میں مسجد کے قریب پہنچا تو خوبصورت سی آواز نے میرے کانوں تک کا سفر کیا کوئی اردو ترجمے کے ساتھ قرآن پاک پڑھ رہا تھا. میں مڑنے لگا تھا جب اس آیت نے مجھے روک دیا

وَلَنَبۡلُوَنَّكُم

بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَـوۡفِ وَالۡجُـوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ‌ؕ-وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَۙO

www.novelsclubb.com

اور ہم

ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے

۔اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو

میرے قدم خوس بخود اندر کی جانب بڑھے میں مسجد کے دروازے پر رک گیا. کیا مجھے آزمایا گیا تھا ایک دم میرے زہن میں یہ خیال آیا تھا. میرے زہن میں کئی منظر گھومے تھے

www.novelsclubb.com

پٹیوں میں جکڑی میری ماں

سجدے میں روتا نو سال کا وہ

دعا کے لیے اٹھے میرے ہاتھ

میری ماں کے وجود پر ڈالی گئی سفید چادر

کفن سے جھلکتا ماں کا چہرہ

اچانک کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کے متوجہ کرنا چاہا تو میں نے چونک کر دیکھا سامنے مسجد کے امام صاحب کھڑے تھے .

www.novelsclubb.com

کس کی تلاش میں ہو بیٹا امام صاحب کی شفقت بھری آواز میرے کانوں سے ٹکرائی تھی

معلوم نہیں میرے جواب پر امام صاحب مسکرائے تو مجھے حیرت ہوئی بھلا کوئی ایسے جواب پر بھی مسکرا سکتا ہے. انکا یہ انداز مجھے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا. امام صاحب نے مجھے اندر آنے کا کہا میں انکار کر کے واپس پلٹنا چاہتا تھا لیکن میں انکار نہیں کر سکا میں انکے پیچھے جوتے اتارتا اندر بڑھا. امام صاحب ایک کونے میں قالین پر بیٹھ گئے تو میں بھی ان سے کچھ فاصلے پر نظریں جھکائے بیٹھ گیا آج پہلی بار کسی کے سامنے مجھ سے نظریں نہیں اٹھائی جا رہیں تھیں

کچھ اہم کھو یا ہے امام صاحب نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا ان کے لہجے میں کچھ تھا کہ میرا دل چاہا آج سارا بوجھ اتار پھینکوں میں نے کچھ وقفے کے بعد بولنا شروع کیا

ماں کھوئی ہے مناظر میری آنکھوں کے سامنے چلنا شروع ہوئے

مجھے نہیں معلوم تھا میں نے کیسے اپنی ماں کو ہسپتال پہنچایا تھا اور کیسے اپنے بابا کو اس سب کے بارے میں اطلاع دی تھی ابھی آئی سی یو کے باہر بیٹھے مجھے کچھ وقت ہی ہوا تھا کہ مجھے اپنے بابا آتے دکھائی دیئے انہوں نے آتے مجھ سے کچھ بھی پوچھے بغیر مجھے اپنے ساتھ لگا یا تھا. ڈاکٹرز آجا رہے تھے دروازہ کھلتے ہی مجھے اپنی ماں کا

www.novelsclubb.com

پٹیوں میں جکڑے وجود کی جھلک دکھلائی دیتی تھی. کچھ دیر میں ظہر کی آذان ہوئی تو میں اپنے بابا کے ساتھ ہسپتال کی مسجد میں ہی نماز پڑھنے گیا. میں اس دن سجدے میں رویا تھا. نماز کے بعد دعاؤں میں میں نے اپنی ماں کو مانگا. ہم جب واپس آئے تو آئی سی یو کے باہر ہلچل مچی ہوئی تھی نرسیں سامان لیے اندر جا رہیں تھ کچھ ڈاکٹرز بھی اندر گئے کچھ دیر بعد وہ سر جھکائے باہر آئے ایک ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر بابا کے کندھے کو ہاتھ سے تسلی دینے والے انداز میں تھپکتے ہوئے آئم سوری کی سرگوشی کی یہ سرگوشی میرے کانوں تک پہنچی تو میں اندر بھاگا جہاں ایک نرس میری ماں کے وجود پر سفید چادر ڈال رہی تھی میری آنکھیں رونے سے انکاری ہو گئی تھیں پھر میں کبھی نہیں رویا تھا البتہ اللہ سے دور ہو گیا میں نے نماز ترک کر دی اس دن کے بعد میں نے قرآن کبھی نہیں پڑھا

www.novelsclubb.com

یہ سب بتاتے ہوئے میرا چہرہ اشکوں سے تر ہو گیا تھا آج پہلی بار میں نے اپنے دل کا بوجھ کسی کو بتایا تھا میرا دل ایک دم ہلکا پھلکا ہو گیا

بیٹا یہ آزمائش تھی اللہ تعالی کی طرف سے اللہ تعالی اپنے پیارے بندوں کو ہی آزمائش میں ڈالتا وہ انسان کو اس کی برداشت سے زیادہ دکھ نہیں دیتا یہ امتحان ہوتا ہے امام صاحب نے کچھ وقفے کے بعد نرم لہجے میں مجھے سمجھایا تھا

مگر میں اس امتحان میں ناکام ہو گیا ہوں میں نے قالین پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

نہیں آپ ناکام نہیں ہوئے آپ ناکام اس وقت ہوتے جب آپ اس آزمائش سے تنگ آ کر حرام موت کو گلے لگا لیتے اگر آپ ایسا کر لیتے تو آپ اللہ کی نافرمانی کرتے

ہوئے اس کے غضب کو للکارتے آپکے پاس معافی مانگنے کے لیے زندگی موجود ہے آپ سچے دل سے معافی مانگیں وہ آپکی ضرور سنے گا امام صاحب کی بات پر مجھے حیرت ہوئی تھی

مجھے معافی مل جائے گی میں نے حیران لہجے میں تصدیق چاہی تھی

ہاں اگر صدق دل سے معافی مانگیں گے تو ضرور ان شاء اللہ ابھی تہجد کا وقت ہے اگر پڑھنا چاہیں تو پڑھ کر چلے جایئے گا فجر میں آپکا انتظار رہے گا امام صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا انہیں اٹھتا دیکھ کر میں بھی اٹھ کھڑا ہوا

کیا آپ روز اس وقت جاگتے ہیں میں نے انہیں جاتا دیکھ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

نہیں آج خدا کے بندے کی اصلاح کے لیے خدا نے مجھے جگائے رکھا امام صاحب کہتے ہوئے چلے گئے میں وضو کیے نماز کے لیے کھڑا ہوا آج اتنے عرصے بعد خدا کے در پر حاضری کے احساس نے مجھ پر رقت طاری کر دیا تہجد پڑھ کر میں گھر پہنچا تو سب سو رہے تھے کمرے میں آ کر میں نے کپڑے تبدیل کر کہ الارم سیٹ کیا کمرے کی لائٹس آف کرتے ہوئے میں بستر پر لیٹا تو خلاف معمول ماضی کی کسی یاد نے مجھے نہیں جکڑا تھا بلکہ کچھ ہی دیر میں نیند نے مجھے اپنے آغوش میں لے لیا تھا صبح الارم کی آواز سے میری آنکھ کھلی میں مسجد پہنچا تو امام صاحب واقعی میرا انتظار کر رہے تھے پھر یہ معمول بن گیا میں نے آہستہ آہستہ اپنا رابطہ اس ہستی کے ساتھ ہموار کیا جو مجھ سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے .

www.novelsclubb.com

مجھے یہ بات سمجھ میں آگئی تھی کہ ہر مسئلہ کا حل موت نہیں ہوتا موت ہر بار آزادی نہیں دیتی کبھی کبھی موت کے بعد تاریک زندان انتظار میں ہوتا ہے اس لیے موت کا سوچنے کی بجائے زندگیاں سنواریں یہ نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے ....

ختم شد

www.novelsclubb.com

چوتھی کہانی۔

من چاہی داستان

رشتوں کی گرہ ڈھیلی نہ پڑ جائے

اے دوست میرا ہاتھ سدا تھام کے رکھو

گر جو کر جائے زمانہ مجھے محفلوں میں پرایا

تم سایہ بن کے سدا میرے ساتھ ہی چلو

...

نیلا آسمان اس وقت سفید بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا، موسم خوشگوار تھا، دھوپ اور سورج کا دور دور تک کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس حسین موسم سے لطف اندوز ہونے کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے آئے تھے۔۔۔ جس سے باہر کا نظارہ خوب اچھے طریقے سے نظر آرہا تھا

"۔آرام آرام سے کھاؤ،اپنی سپیڈ دیکھی ہے، کہیں بھاگ نہیں رہا کھانا"

احسن حمدانی ایک جانامانا مشہور وکیل اپنے سامنے بیٹھی اپنی دل عزیز سے کچھ کہہ رہا تھا۔

میں نے کونسا تیز تیز کھایا، اتناسا تو کھاتی ہوں۔۔اور۔۔۔اس میں بھی پاپا کا فون "۔۔۔آجاتا ہے کہ آجاؤ میٹنگ سٹارٹ ہونے والی ہے

عینا بخاری ایک بزنس وومین تھی۔۔۔ تین چار فرائز ایک ساتھ منہ میں ڈالتی ہوئی بولی۔

"! استغفراللہ، یہ اتناسا کھاتی ہے"

www.novelsclubb.com

۔احسن حمدانی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے بولا۔۔۔ مگر عینا استغفراللہ سن چکی تھی

"۔۔۔کیا خود کو فارس غازی بنانے کی مشقیں کررہے ہو"

عینا مشکوک نظروں سے بولی۔۔۔کیونکہ استغفراللہ کے آگے وہ کچھ سن نہ سکی تھی۔۔

"۔۔۔مجھے تو معاف ہی رکھو بی بی! میں نہیں بنتا فارس! فلکشنل ہے وہ"

۔اس کے جو منہ میں آیا بول گیا مگر احساس اسے بعد میں ہوا کہ بول کیا گیا ہے

کیا احسن تم، تم ایسے تو نہیں بولتے تھے پہلے، وہ فلکشنل ہے تو کیا ہوا ہے تو" فارس طہیر غازی ہی نہ۔۔۔"

۔۔عینا کے دل میں فارس کے فلکشنل ہونے کا غم پھر سے تازہ ہو گیا

یاد ہے مجھے عینی، کس طرح تم نے کالج میں زبردستی مجھ سے نمل کی پوری بک پڑھائی تھی، ایموشنلی بلیک میل کر کے۔"

۔انگلی اٹھا کر کہتے ہوئے احسن اپنے کالج کے دن یاد کرتا بولا

"۔ہاں تو تم میرے بیسٹ بڈی ہو، تم نے ہی میرے ساتھ بڈی ریڈ کرنا تھا"

۔عینا بھی ان دنوں کو یاد کرتے ہوئے بولی۔چہرے پر مسکان ابھری تھی

آہ۔۔!!اس وقت سب کتنا ٹھیک اور اچھا تھا نا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا قسمت "

"۔یوں رخ بدلے گی

عینا اداس سی بولی

۔۔۔عینی۔۔۔عینی"

You have me okay..

And I’m always here for you.

www.novelsclubb.com

"۔اور سب پہلے کی طرح ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔انشاءاللہ

"احسن جانتا تھا اسے کیا بات پریشان کر رہی ہے ایک وہی تو تھا"اس کا بیسٹ بڈی

....

(ماضی)

اس وقت حمدانی ہاؤس میں خوب گہما گہمی تھی کیونکہ دونوں دوست حمدانی صاحب

۔اور بخاری صاحب اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ پکنک پر جانے کی تیاری کر رہے تھے

۔حمدانی اور بخاری صاحب بچپن کے یار تھے، 'لنگوٹیا یار' لفظ بنا ہی انکے لئے تھا

آپ دونوں بچوں کو تو دیکھ لیں کیا کر رہے ہیں وہ لوگ؟ اور آپ یہاں اپنی گپیں"

"۔لگا رہے ہیں

۔آسیہ بخاری سینڈوچز کو پیک کرتی ہوئی بولیں

"۔۔؟آسیہ یہ کباب چکھ کر بتاو کیسا بنا، مینوں تے مرچ زیادہ لگدی"

www.novelsclubb.com

۔۔اسماء حمدانی کباب آسیہ کو چکھاتی بولی

"۔ نہیں اسماء مزے کا لگ رہا"

آسیہ کباب کھاتے بولی

"نی یہ بچے کس کونے میں بیٹھے ہیں۔"

اسماء مشکوک سی آگے پیچھے دیکھتی بولی

"پتا نہیں، مسٹر ولید بخاری آپ کو میں نے بچوں کو دیکھنے کا بولا تھا۔"

آسیہ بخاری کمر پر دونوں ہاتھ رکھتی بولی۔

"آہو تے مسٹر سہیل حمدانی تسی وی فورن جاؤ، دیکھو وہ سب کدھر ہیں۔"

مسز حمدانی بھی دونوں ہاتھ کمر پر رکھتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں نہ کہتا تھا یہ دونوں میلے میں بچھڑی بہنیں ہیں، یہ دیکھو ہمارے ساتھ ایسے کرتی ہیں اگر ایک ساتھ گھر میں ہوتی تو گھر کا حال ہی بے حال ہو جانا تھا۔"

ولید بخاری سہیل حمدانی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے مصنوعی افسوس سے بولے۔

"۔میرے بھائی تمہاری بات کبھی غلط ہوتی ہے کیا، میں اتفاق کرتا ہوں تم سے"

۔سہیل حمدانی بھی ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولے

"۔اوہ اچھا یہ بات ہے"

۔۔۔اسماء اور آسیہ دونوں ایک ساتھ بولی

ڈرامے دیکھے اپنے۔۔اب جائے نہ دیکھیں تو سہی کس کونے کھدرے میں بیٹھے "

"۔۔ہیں بچے

۔آسیہ مسکراتی ہوئی ان کو بولی

"۔جو حکم آپ دونوں کا میم"

www.novelsclubb.com

ولید بخاری اور سہیل حمدانی سلوٹ کر کے چلے گئے۔۔۔پیچھے ان دونوں نے قہقہہ

۔لگایا

۔کتنا مکمل خوش باش گھرانہ تھا نہ مگر قسمت کب پلٹا کھالے پتا ہی نہیں چلتا

آج کل لاہور کا موسم کافی خوشگوار رہنے لگا تھا ہر وقت آسمان پر سرمئی بادلوں کی چادر بچھی ہوئی تھی۔

عینا کے گھر کے باہر کھڑے وہ عینا کو فون ملا رہا تھا۔

"عینا جلدی نیچے آؤ موسم بہت اچھا ہو رہا ہے آؤ ٹنگ پر چلتے ہیں! کیا پتا بارش بھی ہو جائے اور تمھیں تو بارش بہت پسند ہے نا!" لہجے کو خوشگوار بنائے وہ لہک کر بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف کمرے کی کھڑکی میں کھڑی عینا نے بھی آسمان پر نظر گاڑھی تھی۔

لبوں پر مدھم سی مسکان ابھری۔

ٹھیک ہے میں بس پانچ منٹ میں آتی ہوں !" کہہ کر عینا نے کال کاٹی اور واش" روم میں گھس گئی ٹھیک دس منٹ بعد وہ گاڑی میں براجمان تھی اور گاڑی لاہور کی ۔کشاداں سڑکوں پر رواد واں تھی

۔آس پاس رقص کرتی ٹھنڈی ہوائیں دونوں کو سکون بخش رہی تھی

کتنا حسین موسم ہے ناا حسن !" برابر میں کھڑی عینا نے ہلکی سی گردن موڑ کر کہا"

۔

ہاں مگر تم سے کم !" لبوں پر مسکان سجائے وہ شریر سے لہجے میں بولا۔عینا بھی" ۔کھلکھلائی تھی

www.novelsclubb.com

اچھاسب باتیں چھوڑو اور میرے ساتھ چلو۔" عینا سے یہ کہتے وہ آگے بڑھنے لگا"

۔

۔لیکن چلنا کہاں ہے ؟" عینا ناسمجھی سے بولی"

۔ایک تو تم سوال بہت کرتی ہو عینا" وہ جھنجھلایا"

اچھا بابا چلو! نہیں کرتی سوال۔اب تو بس ہر قدم پر تمھارے ساتھ ہی چلنا"

۔ہے!" مسکرا کر کہتی ہوئی وہ احسن کے ہمراہ چلنے لگی

۔تھوڑی ہی دور پر ہلکی پھلکی سی سجاوٹ کی گئی تھی

عینا کی حیران نظریں آس پاس سے ہوتی ہوئی چھوٹی سی ٹیبل پر رکھے کیک پر جا

۔ٹکیں جس پر ہیپی فرینڈ شپ ڈے لکھا گیا تھا

ہیپی فرینڈ شپ ڈے عینا! آج ہماری دوستی کو پورے بیس سال گزر گئے ہیں۔"""

عینا نے حیران نگاہوں سے احسن کو دیکھا تھا اسے آج بھی یاد تھا ہر سال کی

۔طرح۔۔اس نے آج بھی ہر سال کی طرح اسے وش کیا تھا

www.novelsclubb.com

آؤ چلو مل کر کیک کاٹیں۔۔!" وہ دونوں کیک کاٹنے لگے تو اچانک احسن بول"

۔پڑا

ایک منٹ مجھے اللہ پاک سے دعا کرنے دو!" پھر دونوں نے آسمان پر نگاہیں مرکوز کیں۔

"یااللہ ہماری محبت کو دن بادن اور گہرا کر دے۔یہ محبت کم ہونے کے بجائے بڑھتی جائے میرے مالک۔۔!" عینا آسمان پر نظریں جمائے خدا سے مخاطب ہوئی۔

"یااللہ ہم دونوں کو تا قیامت تک ساتھ رکھنا میرے مالک۔۔!" دوسری طرف احسن بھی اپنے رب سے مخاطب تھا۔

دعا مانگنے کے بعد دونوں نے خوشگوار ماحول میں کیک کاٹا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

یہ ہیں بخاری ہاؤس کی رونقیں...

ولید بخاری اور آسیہ بخاری کے چار بچے تھے..

عینا بخاری، شازین بخاری، حائقہ جس کو شازین فائقہ کہہ کر بلانا نہیں بھولتا تھا اور سب سے چھوٹی وردہ بخاری جو کہ پورے گھر کی لاڈلی تھی..

"آپی میرے اسکول میں فنکشن ہے پلیز کپڑے سلیکٹ کرنے میں میری مدد کریں نا!" وہ سکون سے ٹی وی دیکھ رہی تھی جب شاہ زین اس کے پاس آیا۔ پہلے تو اس نے سوچا منع کر دے پھر کچھ سوچ کر سر اثبات میں ہلایا۔

اس کے راضی ہونے پر شاہ زین نے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔

"یہ دیکھیں آپی کون سا اچھا رہے گا بس کوئی ایسا بتائیں کے سب مجھے مڑ مڑ کر دیکھیں کسی کی مجھ سے نظر ہی نا ہٹے۔ میں اتنا ہینڈسم لگنا چاہتا ہوں۔۔" پرجوش سے انداز میں کہتے ہوئے شاہ زین نے ایک سوٹ اس کے آگے کیا۔ جسے عینا نے فوراً سے بھی پہلے ریجکٹ کیا تھا۔

اب سین کچھ یوں تھا کہ شاہ زین ایک سوٹ لاتا عینا اسے ریجکٹ کرتی وہ پھر کمرے میں بڑھتا پھر دوسرا سوٹ لاتا اور پھر عینا اسے ریجکٹ کرتی۔

یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔

پاس ہی حائقہ اور وردہ بھی صوفے پر بیٹھی یہ کاروائی مزے سے دیکھ رہی تھیں۔

اب کی بار شاہ زین بڑی آس سے نیلا پینٹ کوٹ لایا تھا۔

عینا نے دیکھتے ہی نفی میں سر ہلایا تھا۔شاہ زین تھک ہار کر دھپ سے صوفے پر گرا تھا۔

"ہاں سمجھ آگیا تم پر کیا اچھا لگے گا۔"

www.novelsclubb.com

تم نا نیچے دھوتی پہن لو اور اوپر یہ نیلا کوٹ بالوں کو جیل سے کھڑا کرلو ہاتھ میں"

چوڑیاں پہن لو پیروں میں لڑکیوں والی ہیل! پھر تم پکا بلکل ایسے لگو گے کہ لوگ

مڑ مڑ کر تمھیں دیکھیں گے" آرام سے کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔

پیچھے شاہ زین منہ کھولے صدمے میں جا چکا تھا.

عینا اپنے بابا ولید بخاری کے ساتھ آفس میں بیٹھی تھی. اسکی مخروطی انگلیاں لیپ ٹاپ کے پیڈ پر تیزی سے چل رہی تھیں.. دونوں باپ بیٹی کام میں اتنے مصروف تھے کہ اگر سوئی بھی گر جاتی تو آواز ضرور آتی..

کی-پیڈ کو مسلسل ٹچ کرنے سے کمرے میں زرا سا ارتعاش پیدا ہو رہا تھا۔۔ تبھی انکل باسط کہیں سے نمودار ہوئے.

عینا کے بقول نام تو انکا بڑے رعب والا تھا لیکن کام اور آواز خالص محلے کی آنٹیوں والے تھے شاید ان کے گلے میں غلطی سے عورتوں کی سیٹی فکس ہو گئی تھی تبھی انکی آواز عورتوں کی آواز سے کافی حد تک مشابہت رکھتی تھی.. احسن اور عینا کی

فیملی میں جتنے بھی کلیش تھے سب انہی کی مرہون منت تھے ان کی غلط باتوں نے دو جگری یاروں کو جدا کر دیا تھا۔۔اور آج بھی وہ یقیناً اسی آگ کو ہوا دینے آئے تھے..

السلام و علیکم ولید سر۔۔! کیسے ہیں آپ۔۔؟اور عینا بیٹا آپ کیسی ہیں۔۔؟"

"..ماشاءاللہ آج کل بڑی نکھری ہوئی ہے ہماری بیٹی

کہا تھا نہ اس گو گلی میرا مطلب ہے اس مرد کے پیچھے ایک خالص عورت چھپی (ہے...ہاہاہاہاہا...)

"۔۔پاپا میں چلتی ہوں"

۔عینا انکو کسی کھاتے میں لائے بغیر وہاں سے نکل گئی

www.novelsclubb.com

بخاری ہاؤس کا اگر منظر کھینچا جائے تو یہاں کا ماحول کچھ یوں تھا کہ حمدانی فیملی اور بخاری فیملی کافی عرصے بعد کسی ایک جگہ پر اکٹھے تھے.. لوگ سمجھ رہے تھے کہ آج یقیناً دو بچھڑے ہوئے یار مل جائیں گے..

ناراضگی زیادہ ہونے والی تھی یا ختم ہونے والی تھی یہ تو اس گھر کے مکین ہی بہتر جانتے تھے..

"ولید تم نے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے؟"

سہیل حمدانی منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولے.

باپ کے بگڑے ہوئے زاویے دیکھ کر احسن حمدانی باپ کی طرف لپکا جبکہ اسکے پیچھے شاہ زین، حائقہ اور وردہ بھی سنجیدہ کھڑے سب دیکھ رہے تھے اور عورتیں اپنے شوہروں کی طرح صوفے پر براجمان تھیں۔۔ جو ایک دوسرے کو دیکھ کر

www.novelsclubb.com

ایسے منہ پھیر رہی تھیں۔۔ جیسے ان میں صدا کی دشمنی ہو ہاں اگر کمی تھی تو صرف

..عینا بخاری کی جو شاید ابھی تک آفس میں تھی ہاں ہاں ہماری قابل بزنس و مین

باسط نے مجھے سب خبر دے دی ہے سہیل کہ کیسے تم نے ہمارے شئیرز بغیر "

".پوچھے بیچ دیے ہیں

.ولید بخاری غصے سے گویا ہوئے

بخاری صاحب وہ ناہوتی ہے کچھ لوگوں کی عادت جو دوسروں کی چیزوں پر سانپ "

".کی طرح قبضہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں

.آسیہ بخاری شوہر کے ہمراہ بولیں

www.novelsclubb.com

لو جی نہ منہ نہ متھا جن پہاڑوں لتھا" اسماہ حمدانی نے اتنے سنجیدہ وقت میں بھی اپنی "

..پنجابی ٹھوکی

احسن حمدانی ہمیشہ کی طرح اپنی ممی کی پنجابی سے بیزار کھڑا تھا۔۔ جبکہ اس کے برعکس شاہ زین آنٹی اسماء کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا.

"مسز حمدانی آپ اپنی یہ سو کالڈ پنجابی نہ ہی بولا کریں تو اچھا ہے، کیونکہ اسکی آپ کے علاوہ کسی کو سمجھ نہیں آتی۔."

آسیہ بخاری نے جواباً وار کیا.

"آنٹی جی غضب بے عزتی ہو گئی ہے۔."

شاہ زین اسماء کے کان میں سرگوشی کرتے چنگاری کا کام سرانجام دینے لگا.

"ہاں تینوں کتھے سمجھ آنی ہے میری خالص پنجابی تیرے میں دماغ ہو گا تو سمجھ آئے گی نا."

www.novelsclubb.com

خالص پنجابی پر شاہ زین نے اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کروائی جیسے کہہ رہا ہو آنٹی جی یہ خالص پنجابی ہے یا اردو اور پنجابی زبان کا مکسچر ہاہاہا..

".وے کھوتیا توتے اپنی بتیسی اندر کر"

.اسکو ہستا دیکھ کر اسماء حمدانی بگڑیں

کافی دیر بیگم حمدانی اور بیگم بخاری میں توں تراہوتی رہی جبکہ بچاڑے شوہر بیگمات کے جھگڑوں میں اپنا مسئلہ بھلائے گم سم سے ان کو سن رہے تھے اور یہی حال بچوں کا بھی تھا جو اپنی اپنی ماؤں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔.

لوگ کہتے ہیں شامیں اداس ہوتی ہیں۔۔۔ لیکن کوئی اس سے پوچھتا تو وہ کہتی۔۔۔ شامیں کہاں اداس ہوتی ہیں، یہ تو دل کا موسم ہوتا ہے جو کبھی شاموں کو خوبصورت تو کبھی شاموں کو اداس بنا دیتا ہے۔۔۔اس کے دل کا موسم جب سے بدلا تھا۔۔اس کو تو ہر شام ہی اپنی خوبصورتی کا احساس دلاتی تھی۔۔۔وہ چھت کی منڈیر کے پاس کھڑی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔اتنے میں اس کو سیاہ لینڈ کروزر آتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔اس نے اپنا سارا دھیان اسی طرف مرکوز کر دیا۔۔۔وہ بھی

اس کو دیکھ چکا تھا۔۔۔گاڑی کا سیاہ شیشہ نیچے کر کے ہاتھ ماتھے تک لے جا کر سلام کہا۔۔۔وہ وہاں سے اس کے کھولے لب دیکھ چکی تھی۔۔۔اور اس کے سلام کے ۔۔۔۔اسٹائل میں ہاتھ ماتھے تک لے جانا بھی دیکھ چکی تھی

کیا کوئی ثبوت ملا۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں لکھی تحریر پڑھ چکا تھا۔۔ لیکن" ۔۔۔اب سوال اسکے لبوں سے سن کے مایوسی سے سر نہ میں ہلا دیا تھا

کیا تم نے ساری کال ریکارڈنگز اور ٹیکسٹ کا ڈیٹا نکلوایا۔۔۔"اس نے دل میں " ۔۔۔موجود امید کی کرن کو ختم نہ ہونے دیا تھا

ہاں۔۔۔لیکن کہیں سے کچھ بھی نہ معلوم ہو سکا۔۔۔"اس کے چہرے کے " ۔۔۔تاثرات سپاٹ تھے

www.novelsclubb.com

اور پھر وہ اپنی سیاہ لینڈ کروزر گھر کے پورچ میں لے گیا۔۔۔لیکن اب اس کے ۔چہرے پر موجود مسکراہٹ تو کچھ اور ہی پتہ دیتی تھی۔۔ جیسے سب بدلنے والا ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھر کا ماحول بڑوں کے جھگڑوں کی وجہ سے کچھ تناؤ کا شکار تھا۔۔۔ایسے میں صرف بچوں کی شرارتوں سے ہی دل لگا ہوا تھا۔۔۔۔رات کا کھانا کھا کے۔۔۔جہاں سب اپنے کمروں میں تھے۔۔۔۔وہ صوفے پر بیٹھی آنکھوں میں اشتیاق لیے ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔۔۔اتنے میں چینل ہی تبدیل کر دیا گیا۔۔۔اس نے جو نظریں اپنے برابر میں ڈالیں۔۔۔

ڈائیناسور۔۔۔ریموٹ دو ادھر۔۔۔"اس کے چہرے کے تاثرات خونخوار ہوئے تھے۔"

اگر نہ دوں فائقہ۔۔۔۔"جان بوجھ کے فائقہ کہا گیا جانتا تھا وہ کتنا چڑتی ہے۔"

وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی۔۔۔اسے حمدانی صاحب کی فیملی آتی دکھائی دی۔۔۔۔مجبوراً خاموش ہونا پڑا

۔۔۔السلام وعلیکم بھائی۔۔۔!!"چہرے پر معصومیت لاتے بولی "

وعلیکم السلام گڑیا۔۔!! جاؤسب کو بلا کہ لاؤ۔۔"اس نے ریموٹ ہاتھ میں " ۔۔۔لیتے۔۔اسے مخاطب کیا

وہ جلدی سے جا کر سب کو بلا لائی۔۔۔سب کی سوالیہ نظریں احسن پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔بلآخر اس نے گلا کھنکار کہ سب کو ایل-ای-ڈی کی طرف متوجہ کیا۔۔سامنے چلتا منظر سب کو ہی ساکت کر گیا۔۔۔سب ہی بس ٹکر ٹکر ایل-ای-ڈی پر چلتا منظر دیکھے جا رہے تھے۔۔۔سب کی ہمت ہی جیسے جواب دے گئ تھی۔۔۔بلآخر بخاری صاحب کو ہی پہل کرنی پڑی ۔۔

یہ ہماری غلطی ہے کہ انجانے انسان کی باتوں میں آ کر ہم نے اپنی دوستی کو خراب" کر دیا،ساری آگ اس کی لگائی ہوئی تھی، مگر ہم شروع سے ایک تھے اور ایک رہینگے "۔۔۔کیا ہوا جو تھوڑی سی ناراضگی ہو بھی گئ تو

۔۔وہ آگے بڑھے اور حمدانی صاحب کو گلے لگایا

دونوں خاندان مل گئے تھے،بس یہ سب اتنا آسان تھا۔۔۔۔خواتین نے کچن کا رخ کیا۔۔۔۔

"وردہ بیٹا۔۔۔۔یہ رول تو ذرا افرائی کر دو۔۔۔"مسز بخاری نے وردہ کو کہا

"ہونے والا سسرال آپی کا۔۔۔کام سارے ہمارے۔۔۔"وردہ بڑبڑاتی ہوئی اٹھی۔۔۔

"ارے لائیں بھابھی میں کروں۔۔۔"مسز حمدانی نے کہا۔۔۔وہ شاید بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھیں۔۔۔

"ماما کیا اب سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔؟؟"حائقہ جو میز پر بیٹھی ابھی تک نا سمجھی کی کیفیت میں بیٹھی تھی۔۔۔اب بول ہی بیٹھی

"جتھو دی کھوتی،اتھے ای ایں آ کے کھلوتی...."مسز حمدانی کے منہ سے سلپ ہوا۔۔۔جس پر کچن میں موجود سب کا قہقہہ گونج اٹھا

....

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہانی کا اختتام اداس ہو تو وہ اداسی کافی دیر تک اپنا اثر رکھتی ہے لیکن اگر کہانی کے آخر میں سب خوش ہوں تو یہ خوشی لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ کی صورت میں جھلکتی ہے.. آپ لوگ بھی ہمیشہ یہ دھیان رکھیں کہ کہیں آپ کسی تیسرے کی باتوں پر اعتبار کر کے اپنے انمول رشتوں کو بے مول نہ کر دیں جیسے ولید بخاری نے اپنے ورکر کی باتوں میں آکر اپنے جگری یار سہیل حمدانی سے قطع تعلقی کی تھی اس میں نہ صرف دو جگری یار جدا ہوئے تھے بلکہ دو فیمیلز دو پیار کرنے والے بھی جدا ہوئے تھے... اسی لیے تو یہ کہاوت بھی اتنی مشہور ہے..

"نہ منہ نہ متھا جن پیاروں لتھا"

یعنی کے کسی کی باتوں یا معاملات میں کوئی تیسرا منہ اٹھا کر گھس نہ جائے..

ختم شد..

****

۔پانچوی کہانی

درِ قلبم

سنو تم ساتھ رہنا بس

اگر میں روٹھ جاؤں تو

مجھے پھر سے منا لینا

میری دنیا میں آکر تم

نئی دنیا بسا لینا

www.novelsclubb.com

مجھے ہی پاس رکھنا تم

کہیں جانے نہیں دینا

سنو تم ساتھ رہنا بس

کہتے ہیں زندگی ایک سفر ہے مسلسل چلتے رہو تو پاؤں تو نہیں تھکتے لیکن دل ضرور تھک جاتے ہیں موت آنے سے پہلے۔اس سب میں رشتوں،اعتبار،وفا،مخلصی کا کردار کتنا ہوتا ہے سب سامنے آجاتا ہے میری کہانی بھی کچھ ایسی ہی ہے

www.novelsclubb.com

میں اپنے ماں باپ کی آخری بیٹی امل فراز ہوں مجھ سے پہلے میری چار بہنیں تھیں بھائی نہیں تھا کوئی مگر وقت تو پھر سارے خلا پر کر دیتا ہے۔آخر پر ہونے کی وجہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے میں لاڈلی تھی۔سب بہنوں کی شادی ہوچکی تھی اور میں کامیسٹس یونیورسٹی سے بی ایس کمپیوٹر کر چکی تھی۔میں خاندان کی وہ بیٹی تھی جس کے چہرے کا رنگ دودھلا سفید کے ساتھ گندمی تھا۔شروع میں تو انفیریر کمپلیکس کا شکار رہی مگر گھر والوں نے بہت ہمت بندھائی۔مگر لوگ تو لوگ ہوتے ہیں جینے کہاں دیتے ہیں یہ خوف بھی تھا۔اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز خوبصورت ہوتی ہے اس لئے میں شکرادا کرتی تھی۔مشکل سے ہی کوئی ایک دوست بنا سکی تھی۔

جانے کا دل تو جیسے کرتا ہی نہیں تھا مگر آج تو شاید اختتام تھا اب یہ نہیں جانتی تھی کسی کی کہانی کا.. میں جنت روڈ سے بہت کم گزرتی تھی. کیونکہ سب کہتے تھے وہاں سے حوریں گزرتی ہیں مگر میں ہمیشہ دوسرے راستے سے گزرتی تھی جہاں پر لوگوں کا بہت کم گزر ہوتا تھا۔

آگئی تم؟"ہمیشہ کی طرح آئرہ اسی راستے پر میرا انتظار کر رہی تھی وہ جانتی تھی کہ " میں اکیلے نہیں چل سکتی تھی۔کبھی سیکھا ہی نہیں تھا۔کوشش ہی نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جہاں ہم کھڑی تھیں ہمارے بلکل پیچھے میتھس ڈیپارٹمنٹ کی بلڈنگ تھی جس کا پچھلا دروازہ ہمیشہ بند رہتا اور بالکونی ویران... اس سے آگے گراؤنڈ خالی تھا۔ پھر تھوڑا سا آگے جا کر ہمارا ڈیپارٹمنٹ تھا۔ "تم جنت روڈ سے کیوں نہیں گزرتی؟" میں سائن کر کے اپنی ڈگری لے چکی تھی۔ وہ نہیں آیا تھا۔ میں شاید دیکھنا نہیں چاہتی تھی وہ ابھی تک میرے خیالوں میں تھا جہاں الگ ہی کوئی اس کی تصویر تھی کیونکہ حقیقت میں میں اسے دیکھنے سے گریز برت گئ تھی

ارے ارے وہ اس طرح تھوڑی ہنستی تھی۔" میں نے ذہن کو جھٹکا اور اس کی ہنسی" کو یاد کیا۔ مجھے خود سے اس کی باتیں کرنا پسند تھا اور ہر بات اس کی ہنسی سے شروع ہو کر ہنسی پر ختم ہوتی تھی

www.novelsclubb.com

مجھے وہ دن آج بھی یاد ہے جب میں نے پہلی مرتبہ اسے کسی بات پر کھلکھلا کر" ہنستے ہوئے دیکھا تھا اور تب میرے ہونٹ بھی اس کی ہنسی کے ساتھ مسکراہٹ

میں ڈھل گئے تھے۔میں نے آج بھی اپنے دل کو سینے پر ہاتھ رکھ کر ٹٹولا مگر وہ تو اس دن ہی محفلِ یار میں کہیں رہ گیا تھا۔شام میں برستی بارش جیسی ہنسی تھی میں نے اسکی ہنسی کو آہستہ آہستہ یاد کرتے سوچا۔"بس کرو، میں اتنا ہنسوں گی تو پاگل ہو جاؤں گی۔"اس کے کہے گئے جملے میرے کانوں میں گونجنے لگے جو آج بھی ہواؤں میں محوِ رقص تھے۔ وہ دن مجھے آج بھی یاد ہے جب بارش کی پہلی بونداس کے رخسار پر گری اور اس کے لبوں پر آنے والی پر سکون مسکان نے میرے دل کو اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔اس کی مسکان میں طرح طرح کے رنگ تھے۔ کبھی اس کی مسکراہٹ اس قدر مدھم ہوتی کہ بیتتے لمحے رک جاتے تو کبھی اس کی مسکراہٹ سے قوسِ قزح کے رنگ پھوٹتے تھے.

www.novelsclubb.com

میں نے تب اسے پہلی بار دیکھا تھا جب بارش میں اس کا نقاب اتر گیا تھا لیکن جہاں وہ کسی کی موجودگی نہ پا کر مطمئن ہوئی تھی وہیں میرے سخت دل کی دھڑکنوں میں انتشار ہوا تھا۔میرا دل اس لمحے کے بعد میرا کہاں رہا تھا۔میں نے آسمان کی طرف

دیکھا تھا لفظوں سے کچھ کہہ نہ سکا آنکھوں سے سب بیاں ہو رہا تھا۔اس کے بہانے میں اب رب سے اس کی باتیں کرنے لگا تھا۔میرا دل جیسے انجان تصور میں مقید تصویر کو دوبارہ خود پر نقش کر رہا تھا۔

"AK

میں کب سے بلا رہا ہوں تجھے دھیان کدھر ہے تمھارا؟"میں اس وقت اپنے گھر کے سیکنڈ فلور کے ٹیرس پر موجود تھا میرا خیال ریان کے مجھے پکارتے ہی جیسے منظر سے غائب ہو گیا۔

ہمممم؟"میں نے انجان نظروں سے استفسار کیا"۔

نہیں مان رہی؟"وہ جان گیا تھا اس کے کھویا سا انداز دیکھ کر"کون؟"میں اس" کے موجودگی کے حصار میں تھا جو ابھی وہاں سے گزر کر گئی تھی۔

"وہی جس کی وجہ سے دن رات خجل خوار رہا۔ جس کو دیکھ کر تیری آنکھیں اب خود بخود چمک اٹھتی ہیں اور تو ہوش میں نہیں رہتا۔"

ہمم!" میں نظریں جھکا گیا تھا۔ میں اپنی سلطنت کا مغرور شہزادہ تھا جو اب اس کے ذکر پر خاموش ہو کر نظریں جھکا لیتا تھا۔

"ایک بار بات کرنے میں کیا حرج ہے؟ ہو سکتا ہے وہ مان جائے۔"

"کیسے کروں؟ زبردستی کیسے کروں ریان ایسا کر کے میں اس کی نظروں میں اسے نہیں گرا سکتا۔ میں چھ مہینے بعد اس کی زندگی کو ڈسٹرب کرنے کے لیے نہیں آیا۔"

www.novelsclubb.com

میں نے اسے سمجھانا چاہا۔

ہو سکتا ہے تیرے آنے کی ان کو کوئی آس ہو، تیرے جانے سے وہ راضی

ہو جائیں۔یہ بھی ہو سکتا ہے آج تم نہ گئے تو دیر ہو جائے کیا یہ کوتاہی اس پچھتاوے

؟سے چھوٹی ہو گی

۔ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔اس کی باتوں پر میرا سر چکرانے لگا

۔ریان ٹھیک کہہ رہا ہے بیٹا آج بات نہیں کی تو بہت دیر ہو جائے گی

۔کیا مطلب مما؟" مجھے تشویش ہوئی"

۔بیٹا اس کا رشتہ دیکھنے آج کچھ لوگ آرہے ہیں۔ مما نے میرے سر پر یہ دھماکہ کیا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" میں آخرکار جو کب سے چپ تھا چیخ پڑا۔ محبت وہ میری ہے"

www.novelsclubb.com

۔رقیب کا تو میں نے گمان بھی نہ کیا تھا

اگر تم آج بھی خاموش رہے تو اس کو سوچنے کا حق بھی تم پر حرام ہو جائے گا۔"""

۔میں ریان کی اس بات پر اس کو گھور کر رہ گیا

۔ہاں بیٹا!"مما نے بھی اس کی بات کی تائید کی"

"۔اوکے! میں اس سے آج ہی ملوں گا"

میرے اس فیصلے پر مما اور ریان بہت خوش تھے اور میری روح میں بے چینی سرائیت کر گئی تھی۔اس کو کسی اور کے ساتھ دیکھنے کا تصور بھی میرے لیے سوہانِ روح اور مضرِ صحت تھا۔

میں کس طرح سیڑھیاں اترا، گاڑی میں بیٹھا مجھے کچھ معلوم نہ تھا. میں پلک جھپکنے سے پہلے وہاں پہنچ جانا چاہتا تھا جیسے پلک جھپکتے ہی وہ دشمنِ جان میری نظروں سے اوجھل ہو کر دل کے خانے میں ہمیشہ کے لیے ایک لاحاصل یاد بن کر محفوظ ہو جائے گی اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔کیونکہ دل کے خانوں میں موجود لاحاصل یادوں میں سب سے ظالم محبت کی یاد ہے. اور میں اپنی محبت کو یاد تو بنانا چاہتا تھا مگر لاحاصل نہیں۔میں گاڑی بھگا کر لایا تھا اور پارک کرتے ہی دوڑتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یونیورسٹی کی حدود میں داخل ہوا. مجھے معلوم تھا وہ اس وقت کہاں ہو گی اور میرا اندازہ درست تھا وہ اس وقت وہیں پر تھی اسی جگہ جہاں پہلی مرتبہ میرے دل نے اس کے قدموں تلے روندے جانے کی تمنا کی تھی. میں نے اس کی طرف قدم بڑھائے. جانے کیا ہوا کہ اچانک اس نے اپنی جھکی نظریں اٹھائیں. شاید اسے کسی کی نظروں کے حصار میں ہونے کا احساس ہوا تھا. اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں. اس ایک نظر میں کیا کچھ نہیں تھا حیرت، غم، غصہ، ناراضی، شکوہ اور ہاں محبت بھی۔ اچانک میں نے اس کی نظروں کو بھیگتا پایا

میری نظر اس کی بھیگتی نظر سے ٹکرائی اور مقصدِ حیات تمام ہوا۔ میں اس سے مناسب قدموں کے فاصلے پر رک گیا. ہمارے درمیان بہت دیر خاموشی رہی اور پھر میں صرف ایک سوال کیا. کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟

جواب میں اس نے کہا بھی تو صرف اتنا

www.novelsclubb.com

سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں ایسا نہ ہو بعد میں پچھتاوا ہو کیونکہ میں اس دنیا کے معیار پر پورا نہیں اترتی۔

چاہے ساری دنیا کو تم سے مسئلہ ہو یا نہ ہو مگر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

یہ لفظوں کا ہیر پھیر بھی کس طرح ہمارے سکون اور بے سکونی کا باعث ہوتا ہے.

میں نے بھی اس وقت اس کی آنکھوں میں ایک پر سکون تاثر محسوس کیا. شاید وہ اپنے نقاب میں مسکرائی بھی تھی. میں ایک پر سکون اور گہری سانس بھر کر رہ گیا.

محبت میں ذرا سی بہادری ہمیں وہ دے دیتی ہے جس کا صرف تصور ہی کیا ہو.

www.novelsclubb.com

میں نے بھی اپنی یادِ محبت کو لا حاصل نہیں بنایا تھا۔ا

محبت خوبصورتی کو تو نہیں کہتے

عربی لغت میں تو محبت کہتے ہی اس کو ہیں کسی ایک شخص کا کسی دوسرے کی نظر میں خوبصورت لگنا۔۔!!!اتنا خوبصورت کہ وہ دل میں سما جائے

پھر جب میں ہمیشہ کی طرح لوگوں کے رویوں سے مایوس ہو کر اس کے پاس جاتی تو ہر دفعہ کی طرح اس سے کھوئی کھوئی پوچھتی...

میں کیسی لڑکی ہوں؟ کیا جانا ہے تم نے مجھے؟

"تم بہت حساس ہو کافی خوبیاں ہیں تم میں۔بس غصہ جلدی کر جاتی ہو اور سوچتی بہت ہو۔"

اور مجھے لگتا وہ میرا ہر مسئلہ سمجھ گیا ہو جیسے.. "لوگ میری رنگت کو پسند کیوں نہیں کرتے.."

www.novelsclubb.com

"تم پسند ناپسند سے نکل آؤ لوگ کسی کو ایک نظر سے دیکھا نہیں کرتے.. اور تمہارے لیے تو میرا پسند کرنا ہی بہت ہونا چاہیئے.. تو تم دل بڑا کرو، چاہتی جاؤ جو چاہتا ہے۔ ملے نا ملے اسکا شکوہ نہ کرو، شکوہ بھی بوجھ ہے"

"میں ایسی کیوں ہوں؟ ایک دفعہ کسی راستے سے گزر جاؤں اسے کبھی بھولتی نہیں۔"

"تم جیسی بھی ہو بہت اچھی ہو۔ ہر بات کو دل سے مت لگا لیا کرو۔ زندگی میں کئی بار ہمیں بہت کچھ بھولا کر آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ غلطیوں سے سیکھا کرو، خوش اخلاق رہو مگر احتیاط سے۔ چلو اب مجھے ہنس کے دکھاؤ"

اور میں ایسا سکون محسوس کرتی کے جینے لگتی۔

"دیکھو کتنی اچھی لگ رہی ہو" اور اس کے سادہ سے لفظوں نے میری رگوں میں سکون بھر دیا۔ پتہ نہیں کیسے مگر میں ہمیشہ خود کو جس بھی پریشانی میں اس کے پاس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لاتی وہ میرے سارے دکھ چن لیتا اور زندگی شاید یہی ہے کہ کسی کے کام آسکو کسی کی تکلیف سن سکو اسے ہنسا سکو۔

ختم شد

۔چھٹی کہانی

اعتبار بھی آ ہی جائے گا

www.novelsclubb.com

تم ساحر ہو ایک جادو گر

تم مجھے قید رکھتے ہو

خوبصوت محبت کے رشتے میں

تم میرا وہ حال ہو جس میں رہ کر

" میں بھول جاؤں گی اپنا دردناک ماضی

****

بادلوں کی اوڑھ میں چھپے چاند کو دیکھ کر وہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچی تھی۔ سردیوں کے موسم میں شانوں کے گرد شال لپیٹے وہ لان میں چہل قدمی کرتے ہوئے چاند کو دیکھ رہی تھی جب چھوٹی بہن کی مداخلت سے اس نے ہوش کی دنیا میں قدم رکھے۔

www.novelsclubb.com

کہاں کھو گئیں آپ؟ کب سے بلا رہی ہوں آپ کو۔" نَحل کے خفگی آپی ! "

۔سے کہنے پر اس نے گہرا سانس بھرا

کچھ نہیں۔ تمہیں کیا ہوا؟ کوئی کام تھا کیا؟" نمل نے بالوں کی آوارہ لٹوں کو اپنے "

۔کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے پوچھا

۔کام کیا ہونا تھا۔ بس ابو بلا رہے ہیں آپ کو۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا "

بری بات ہے نَحلُ۔ کتنی بار منع کیا ہے کہ ایسے منہ مت بگاڑا کرو۔ وہ ابو ہیں "

۔ہمارے۔" نمل نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا

یہی تو مسئلہ ہے کہ وہ ہمارے ابو ہیں۔ جنہیں اپنی بہن کے علاوہ کچھ دکھتا ہی نہیں "

www.novelsclubb.com

۔ہے۔" اس نے اپنا دکھڑا سنایا

۔ چھوڑو سب۔ آؤ باہر چلتے ہیں۔" اس نے گویا بات ہی ختم کر دی "

آصف صاحب اپنی بیگم نزہت اور دو بیٹیوں نمل اور نحل کے ساتھ لاہور میں رہتے تھے۔انہیں بیٹے کی بہت خواہش تھی مگر وہ پوری نہ ہو سکی۔آصف صاحب دو ہی بہن بھائی تھے۔ان کی بہن فصیحہ اپنے تایازاد جواد سے شادی کے بعد اسلام آباد چلی گئی تھیں۔شادی شدہ ہونے کے باوجود انہوں نے آصف صاحب کے خاندان پر حکومت کی۔ہمیشہ ان کو بیٹے نہ ہونے کا احساس دلا کر نزہت بیگم کا جینا محال کر رکھا تھا۔ان کا ایک بیٹا ساحر اور ایک بیٹی ردا تھی۔ردا کی حادثاتی موت کے بعد فصیحہ بیگم کا آصف صاحب کے ساتھ رابطہ نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا۔اب اتنے عرصے بعد ان کی اچانک واپسی نے کھلبلی مچادی تھی۔اس پر متضاد ان کے مطالبے نے سب کو اور خاص طور پر نمل کو پریشان کر دیا تھا۔جانے اب کیا ہونے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھولوں کی مہک اس کے نتھوں سے ٹکرائی تو وہ آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔اس نے خمار آلود نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا تو اپنے ساتھ ہی بستر پہ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ پڑا نظر آیا جس پہ ایک چھوٹا سا کارڈ لگا تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے مائی لیڈی!"کارڈ پہ لکھے حروف پڑھ کے بے اختیار اس کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگ گئی جو بھیجنے والے کا نام پڑھ کر خود بخود معدوم ہو گئی۔

"ساحر احمد!"

"پھپھو کا ہونہار سپوت اور ابّو کا کبھی نہ ہونے والا داماد! کم از کم میں تو ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گی۔"اس نے منہ کے زاویے بگاڑے۔

"ارے! اٹھ گئیں آپ۔دیکھیں ذرا آپ کے ممکنہ شوہر نے آپ کی برتھ ڈے کے موقع پہ پھول بھیجے ہیں۔" نحل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"نام مت لو اس کا میرے سامنے۔ اور یہ پھول بھی جا کر کام والی کو دے دو۔" وہ چیخ کر بولی

"بقول ساحر صاحب کے تو پھول کھلتے ہی آپ کے بالوں میں لگنے کے لیے ہیں۔" نحل اسے چھیڑتی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ وہ اس کے جملے پہ جامد رہ گئی۔

کھڑکی سے آتی تیز ہوا کے ساتھ یادوں کا ایک سرد جھونکا اسے چھو کر گزرا تھا۔

"یہ کیا ارسلان؟ روز روز میرے لیے پھول لے آتے ہو۔ دیکھو تم میری عادتیں بگاڑ رہے ہو۔" اس نے کسی کو کھلکھلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ارے! عادتیں تو پھولوں کی بگڑ رہی ہیں۔ آپ کے بالوں کی زینت بن کر تو یہ اپنے آپ کو کوئی شئے سمجھنے لگے ہوں گے۔" اس طرف سے بھی شرارت سے جواب آیا.

"پھول تو مرجھا بھی جاتے ہیں۔"اس کی آنکھوں میں ہزاروں خدشے تھے۔

"محبت تو نہیں مرجھاتی نا۔"

"پر دُور تو ہو جاتی ہے۔اور پھر تم جا بھی تو ہزاروں میل دور رہے ہو۔"وہ کچھ اداس سی تھی۔

"اب لندن اتنا بھی دور نہیں میری جان۔اور پھر میں وعدہ کر رہا ہوں۔فاصلوں سے محبت کم نہیں ہوتی بلکہ اور بڑھ جاتی ہے۔"وہ اسے یقین دلا رہا تھا اور اس نے یقین کر لیا تھا۔

"میں انتظار کروں گی۔"

"میں ضرور لوٹوں گا۔"

یونیورسٹی کی کینٹین کا وہ منظر اور اس منظر کو حسین بناتے وہ لمحے اس کو آج تک یاد تھے۔

"باجی ناشتہ کرلیں۔ بڑے صاحب بلارہے ہیں۔" ملازمہ کی آواز پہ وہ ایک دم چونکی۔

"تم چلو میں آتی ہوں۔" اس نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو! ". نمل نے ملازمہ کو پکارا۔

"جی باجی؟" اس نے رک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"یہ پھول لے جاؤ یہاں سے۔" اس نے حکم دیا۔

"جی باجی۔" اسے مالکن کی ذہنی حالت پر شک ہوا کہ بھلا اتنے پیارے پھولوں کو اسے کیوں دے رہی ہے مگر خیر اسے کیا۔ وہ تو اس کا حکم ماننے کی پابند تھی۔ سو خاموشی سے گلدستہ تھام کر چل دی۔

www.novelsclubb.com

ملازمہ کے جاتے ہی اس نے بھی فریش ہونے کیلیئے باتھ روم کا رخ کیا۔ابھی ایک پھپھو نامی محاذ باہر جا کر سر جو کرنا تھا۔

"اسلام علیکم ! "ناشتے کی میز پر سب کو مشترکہ سلام کرکے وہ نحل کے ساتھ ہی نشست سنبھال گئی۔

"وعلیکم السلام ! نیند پوری ہوگئی میری بیٹی کی؟" پھپھو نے محبت سے کہا۔

"آپ کے بیٹے نے ساری نیندیں تو چرالی ہیں۔اب کیا فائدہ پوچھنے کا۔"اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی نحل نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔جسے سن کر نمل نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس کو کہنی مار کر تنبیہ کی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی صاحب ! میں سوچ رہی تھی کہ اب تاریخ رکھنے کا فریضہ بھی انجام دے ہی دیتے ہیں۔ماشاءاللہ سے اگلے ہفتے تک ساحر بھی آجائے گا۔تو پھر نیک کام میں

دیری کیسی؟" پھپھو کی بات سن کر نمل کو اچھو ہی لگ گیا۔ "اوہو بیٹا۔ دھیان سے۔" سب نے فکرمندی سے اسے دیکھا جو اب پانی پی رہی تھی۔ جس گھڑی سے وہ بچنا چاہتی تھی وہ آنے ہی والی تھی۔ آخر کب تک وہ یوں چھپ سکتی تھی۔ ایک نہ ایک دن تو حقیقت کا سامنا کرنا ہی تھا۔ یہ سوچ کر آنسوؤں کا ایک گولہ اسے اپنے حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر فوراً سے کمرے کی جانب بھاگ گئی کہ اس سے زیادہ وہ ضبط نہیں کر سکتی تھی۔

"اسے کیا ہوا؟" ابو اور پھپھو پریشان ہو گئے۔

"شرما گئی ہو گی نا۔ اسی لیے اٹھ کر چلی گئی۔" ماں نے بات سنبھالتے وضاحت دی تو پھپھو مطمئن ہو گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آخر کار وہ دن بھی آگیا۔ جس کے نہ آنے کیلئے نمل نے جانے کتنی دعائیں کی تھیں مگر کچھ دعائیں قبولیت کا درجہ نہیں پاتیں۔اس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ ساحر کی واپسی کے ساتھ ہی شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ نمل کو مایوں بٹھا دیا گیا تھا۔ساحر نے شادی سے پہلے اس سے ملنے کی کوشش بھی کی۔ کبھی شاپنگ کے بہانے تو کبھی کسی بہانے مگر وہ ہاتھ ہی نہ آتی تھی۔ اسی لیے وہ بھی فی الوقت خاموشی اختیار کر گیا کہ اب وہ صحیح وقت پر ہی اپنے جذبات کا اظہار کرے گا۔

آج وہ اس کے نام کی سیج سجائے بیٹھی تھی جس کا نام بھی اسے سننا گوارہ نہیں تھا۔ مگر اب کیا جا سکتا تھا۔ یہ تو ساری زندگی کا رونا تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ کیا وہ ارسلان کی جگہ کسی اور کو دے سکتی تھی۔ شاید نہیں۔ وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھی کہ دروازہ کلک کی آواز کے ساتھ واں ہوا۔ جس کے ساتھ ہی اس کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں کہ جس سے اتنا عرصے چھپتی پھر رہی تھی۔ اب اس

سے سامنا کرنے کا وقت آگیا تھا۔ جانے آگے کیا ہوتا۔ اس کی سوچوں کا ارتکاز ساحر کے گلا کھنکھارنے پر ٹوٹا۔

"میرے خیالوں میں گم تھیں کیا؟" اس نے اسے چھیڑا۔

"ہاں۔ نہیں۔" اس کی بوکھلاہٹ پر وہ مسکر دیا۔

"چلو چھوڑو یہ سب۔ مجھے بتاؤ کیا تم خوش ہو؟" اب کے وہ سنجیدہ ہوا۔

اس کے دل میں آیا کہہ دے کہ اب کیوں پوچھ رہے ہو یہ سب؟ مگر اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

"دیکھو نمل۔ تم مجھ سے شوہر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دوست سمجھ کر بات کرو۔ یقین کرو تم ہر قدم پر مجھے اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی۔" وہ صرف نام کا ہی نہیں بلکہ لفظوں کا بھی ساحر تھا۔

اس نے دل ہی دل میں یہ اعتراف کیا۔اس کی باتوں سے اسے کچھ حوصلہ ہوا تو اس نے لمحوں میں فیصلہ کیا کہ وہ اس سے کچھ بھی نہیں چھپائے گی۔

"میں کسی کو پسند کرتی تھی مگر وہ وفا نہ کر سکا۔ جس سے میرے اعتبار کو ٹھیس پہنچی تھی۔اور کچھ وہ؟" وہ کہتے ہوئے آخر میں تھوڑا جھجھکی۔

"وہ کیا نمل؟ کھل کر بتائیں مجھے۔" وہ بے چین ہوا۔وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی۔ اس بات نے اس کے دل کی دنیا میں ہلچل مچا دی تھی۔

"پھپھو نے کبھی امی اور ہم بہنوں سے اچھے سے بات نہیں کی۔اور ابو کو بھی ہمیشہ ہمارے خلاف بھڑکائے رکھا۔اب اچانک یہ شادی وغیرہ۔کیا یہ سب انہوں نے اپنی رضامندی سے کیا ہے؟ کہیں وہ آپ کے کہنے پر تو نہیں مانیں؟" اس نے مزید کہا۔

"دیکھو۔اس رشتے کیلیئے امی نے خود مجھ سے بات کی تھی۔پھر میری رضامندی اور پسندیدگی کو دیکھ کر ہی بات آگے بڑھائی تھی۔رہی بات امی کے رویے کی تو وہ اب پہلے جیسی نہیں رہیں۔ردا کی حادثاتی موت نے ان کو بدل دیا ہے۔"ساحر نے اس کے دل کو صاف کرنا چاہا۔

"ہمم۔یہ بات تو میں نے بھی ان سے ملنے کے بعد محسوس کی تھی۔اب کے ان کے انداز میں اپنائیت تھی جو پہلے منقود ہوتی تھی۔"اس نے بھی تائید کی۔

"شاید امی کو بھی احساس ہو گیا ہے کہ ماضی میں ان کا رویہ غلط تھا۔میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم مجھے زندگی کے ہر قدم پر اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی۔میں تمہارا کھویا ہوا اعتبار واپس لوٹاؤں گا۔کیا تم مجھ پر اعتبار کرنا چاہوں گی؟"اس نے اپنی مضبوط ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔جس پر نمل نے بلا تامل اپنا نازک ہاتھ رکھ کر اپنی رضامندی دے دی۔کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ خوش قسمتی بار بار آپ کے دروازے پر دستک نہیں دیتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس بات کا اندازہ نمل کو آنے والے دنوں میں اچھے سے ہو گیا تھا۔جب ساحر کی محبت نے نمل کو دن بدن نکھار دیا تھا۔سچ کہتے ہیں کسی کو چاہنے سے زیادہ چاہے جانے کا احساس زیادہ خوبصورت ہے۔

*****ختم شد*****

ساتھویں کہانی۔

یومِ الدین

www.novelsclubb.com

زلم و ستم کے وار کرتے ہو کس لیئے

۔کیا جانتے نہیں نازک کلی ہوں میں

"آئرہ آئرہ! کیا تجھے ایک دفعہ میں میری آواز سنائی نہیں دیتی؟" زاہدہ بیگم کی بلند آواز ایک بار پھر اسے بلا رہی تھی۔ اپنے کمرے میں وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سارے گھر کی صفائی کے بعد آرام کی غرض سے بیٹھی تھی۔ آواز کان میں پڑتے ہی اس نے افسوس سے سر ہلایا اور سوچا کاش کے یہ عورت آہستہ بولے۔ افسوس کرتے ہوئے اس نے پیروں میں چپل اڑسی اور کچن کی جانب بڑھ گئی جہاں وہ کھڑی اسے آوازیں دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جی!" اس نے جاتے ہی پریشانی سے پوچھا کہ جانے اب کیا قصور کر دیا ہے۔"

تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے برتن دھونے کے بعد شیلف پر اچھے سے کپڑا لگایا کرو یہ" سے آئزہ inspection دیکھو ابھی بھی پانی ہے یہاں۔"زاہدہ صاحبہ کی اس حقیقتاً تنگ تھی۔کچھ بھی بولے بغیر اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔کیا کہتی اس عورت کے سامنے کچھ بھی کہنا الفاظ ضائع کرنے کے برابر تھا۔زاہدہ بڑبڑاتی ہوئی کمرے میں چلی گئی جبکہ آئزہ ایک بار پھر شیلف پر کپڑا مارنے لگی۔

بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے جب وہ عریشہ کو لینے گھر سے نکلی.اس کا بیگ اٹھائے جب وہ گھر میں داخل ہوئی تو عریشہ اس سے بیگ چھینتی کمرے میں رکھ آئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھانا بنادوں تمہیں؟"اس کے پوچھنے پر عریشہ نے منہ بنایا اور اپنی دادی کے " کمرے میں چلی گئی اپنی سگی اولاد کی اتنی بے اعتنائی پر آئرہ محض دل مسوس کر رہ گئی۔

کچھ دیر بعد عریشہ اور اس کی دادی کچن سے کھانا بنا کر باہر آئے اور کھانے لگے ان کے جانے کے بعد آئرہ کچن میں اپنے لیے روٹی بنانے چلی گئی اسے اپنی اولاد کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کی اجازت نہیں تھی!

شام کو جب اسد گھر لوٹا تو وہ اپنی دن بھر کی تھکن کو پسِ پُشت ڈال کر نئے سرے سے اُسکی خدمت میں جت گئی۔اس امید پہ کہ شاید اُس بے حس انسان کو اُس پر

رحم آجائے لیکن مٹی کے پتلے سے رحم کی توقع کرنا ایسا تھا جیسے سانپ سے وفاداری کی۔

ارے مہارانی تم یہاں کس خوشی میں بیٹھی ہو۔" زائدہ بیگم قہر برساتی آواز میں " دھاڑی تھیں۔ آئرہ اسد اور باقی سب کے لیے چائے بنا کر لائی تھی اور کچھ دیر وہیں ۔ایک صوفے پر ٹک گئی تھی جب زاہدہ بیگم کی نظر باتوں کے دوران اس پر پڑی سارا دن بس فارغ بیٹھنے کا بہانہ چاہیے اسکو۔" وہ صفائی کا موقع دیے بغیر شروع" ہو چکی تھیں۔ اسد نبیلہ اور عرشیہ سے باتوں میں یوں مگن تھا جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو جیسے یہاں اسکی بیوی کی نہیں بلکہ کسی پرائی عورت کا ذکر ہو جس میں وہ مداخلت کرنا پسند نہ کرتا ہو۔ وہ چپ چاپ وہاں سے نکلی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی تبھی پیچھے سے زاہدہ بیگم کی آواز آئی "اور ہاں یاد سے باورچی خانہ سمیٹ لینا۔"

اسکے بڑھتے قدم رک گئے وہ واپس باروچی خانے کی طرف مڑی اور دیوار سے ٹیک لگائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

....

"وہ میں کچھ دنوں کے لیے اپنی امی کی ہاں جانا چاہتی ہوں اگر آپ جازت دیں تو۔۔۔۔۔!" آئرہ نے اسے گھڑی پکڑاتے کہا

ہوں۔۔۔۔کیوں؟.... خیر ہے۔" ہمیشہ کی طرح مصروف سا انداز"

"جی بس یوں ہی میں بہت دنوں سے سوچ رہی تھی"

www.novelsclubb.com

اچھا بس بس تم زیادہ سوچا نہ کرو، شام کو تیار رہنا میں چھوڑ آؤں گا تمہیں۔۔۔" ابھی میں اپنے ایک آفس کولیگ کی شادی میں جا رہا ہوں۔"

جی ٹھیک ہے" وہ خوشی سے کھل اٹھی تھی"۔

"۔۔۔اور ہاں"

آئے ہائے ستیاناس اس کمبخت کا۔۔۔"ابھی وہ بول رہا تھا جب زاہدہ بیگم کے "چیخنے کی آواز آئی اُسی لمحے اسد کا فون بج اُٹھا تھا۔

۔آپ فون سُن لیں میں امی کو دیکھتی ہوں" اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی"

کیا ہوا امی" بات آئرہ کے منہ میں ہی رہ گئی سامنے استری زاہدہ بیگم کے پاؤں کے" قریب پڑی نظر آئی نبیلہ بھی تب تک وہاں آچکی تھی۔آئرہ کو اچھی طرح یاد تھا وہ استری بند کر کے کافی بیچ میں رکھ کر گئی تھی۔

ہائے میں مر گئی ہائے میرا پاؤں" زائدہ بیگم کی چیخیں ساتویں آسمان کو چھو رہی" تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی جلدی آؤ اماں کو کچھ ہو گیا ہے"

۔اسد بھاگتا ہوا کمرے میں داخل ہوا

"؟کیا ہو گیا ہے اماں کیا ہوا آپکو"

ہائے اسد یہ تیری بیوی مار دے گی مجھے "اسد نے مڑ کر آئرہ کی جانب دیکھا۔ جس" ۔نے نفی میں سر ہلایا تھا

۔نہیں کیا یہ دیکھ میرا پاؤں "زاہدہ بیگم نے جلا ہوا پاؤں اسد کے سامنے کیا"

"امی میں نے کب جلایا ہے وہ تو خود گری ہے آپ سے "

تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں، یہ نبیلہ سے پوچھ کیسے اس نے استری کنارے پر" "۔رکھی تھی میں جو نہی میز کے قریب سے گزری یہ گر کر میرے پاؤں پر لگ گئی

اماں سچ کہہ رہی ہے بھائی میں نے خود دیکھا ہے پتا نہیں بھابی کو کیا مسئلہ ہے ہم" ۔سے "نبیلہ نے بھی آنسو بہاتے ہوئے اپنی ماں کے جھوٹ میں اضافہ کیا تھا

www.novelsclubb.com

بس کر دو نبیلا خدا کا خوف کرو اسد میرا یقین کریں یہ جھوٹ۔۔۔"چٹاخ اک" ۔زوردار تھپڑ آئرہ کے رخسار پر رسید ہوا تھا

"اللہ میں کیا کروں؟ آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے کچھ نہیں کیا کوئی میری بات کا یقین نہیں کرتا. اللہ میں صبر کرتی ہوں یہ سوچتے ہوئے کہ یہ میری آزمائش ہے. میں شکوہ نہیں کرتی. مجھے یقین ہے کہ میری یہ آزمائش ختم ہو گی تو مجھے میرے صبر کا پھل مل جائے گا."

وہ روتے ہوئے اپنے رب سے دعا کر رہی تھی اور وہ ساتویں آسمان پر مسکرا کر اسے دعا کرتا دیکھ رہا تھا. اسے بہت پسند ہے کہ اس کا بندہ اس سے مانگے. یہ دکھ بڑے پیارے ہوتے ہیں. یہی تو رونے کا سلیقہ سکھاتے ہیں. یہی تو اپنے رب سے ملاتے ہیں.

____

"ہاں تو بھابھی جی!! کیسا لگا پھر تھپڑ کھا کر؟؟"

وہ چولہے پر چائے کے لیے پانی رکھ رہی تھی جب نبیلہ نے آکر لفظوں کے وار شروع کیے.

"تمہیں کیا لگتا ہے نبیلہ؟ کب تک تم مجھ پر جھوٹے بہتان لگاتی رہو گی؟ تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتی ہو مگر اس رب کو نہیں جو ساری کائنات کا نظام چلا رہا ہے."

بس بس زیادہ زبان نہ چلاؤ" نبیلہ اس پر بھڑکی تھی."

سچ سرجری کی طرح ہے. تکلیف تو ہوتی ہے لیکن شفا ہو جاتی ہے۔ جھوٹ پین" کلر کی طرح ہیں تھوڑی دیر کے لئے مسئلہ تو حل ہو جاتا ہے

لیکن اس کے سائیڈ افیکٹ اور نقصانات بہت ہیں۔ تمہیں اس بات کو سمجھنا چاہیے۔ تمہارے جھوٹ کے سائیڈ ایفیکٹس تمہارے لیے تکلیف کا سبب بن سکتے ۔ہیں. "آئرہ نے اس کو سمجھانے کی ناکام کوشش کی

میں تمہارا لیکچر سننے یہاں نہیں آئی..چائے لے کر آؤ جلدی۔" نبیلہ اس کی" .باتوں کا اثر لیے بغیر اسے حکم سناتی باہر چلی گئی

۔تھوڑی دیر بعد وہ سب کے سامنے چائے لے کر حاضر تھی

"۔اپنی شکل گم کر اور چائے بھی لے جا نہیں پینی مجھے تیرے ہاتھ کی چائے"

۔اماں آپ جانتی ہیں وہ نبیلہ نے کیا تھا" آئرہ کی بات پر نبیلہ نے اسے گھورا تھا"

تمھیں سمجھ نہیں آرہا اماں کیا کہہ رہی ہیں۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے" اسد نے رعب سے کہا تھا۔ چائے کی ٹرے ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔

"۔۔۔ نبیلہ تم بتاؤ"

مجھ پر الزام کیوں لگا رہی ہو؟ میں ایسا کیوں کروں گی" اس کے بولنے سے پہلے ہی" نبیلہ بول اٹھی۔

نبیلہ تم جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟" آئرہ کو خاموش ہوتا نہ دیکھ کر نبیلہ اس کے" پاس آئی تھی اور اس کا منہ بند کرنے کے غرض سے اس کے بال کھینچے تھے جس کے باعث آئرہ کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی اور چائے کی ٹرے نبیلہ پر گری تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جب تک فرسٹ ایڈ باکس لے کر آئی اسد تب تک نبیلہ کو صوفہ پر بٹھا چکا تھا۔ آئرہ نبیلہ کے پاس زمین پر بیٹھی اور فرسٹ ایڈ باکس کھولا۔ نبیلہ نے اسے دھکہ دے کر خود سے دور کیا تھا۔

"پہلے اسے جلا کر اب خود کو سب کے سامنے اچھا بنانے کے لیے ایکٹنگ کر رہی ہو؟ دفعہ ہو جاو تم یہاں سے مجھے تمھاری شکل نہ نظر آئے اب میں تمھیں طلاق دیتا ہوں میں اسد بن زبیر اپنے ہوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہوں" اسد نے بولتے وقت آئرہ کے بال اپنے ہاتھ میں جکڑے ہوئے تھے۔

"ایسا مت کریں۔ میں کدھر جاؤں گی؟ آپ اپنی بیٹی کا تو سوچیں۔" آئرہ کے آنکھوں سے آنسوں مسلسل بہے جا رہے تھے۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے" اسد نے آئرہ کو بازو سے پکڑا اور گھر سے باہر نکال دیا۔ وہ مسلسل دروازہ پیٹتے ہوئے روتی رہی مگر کسی پر کوئی فرق ہی نہ پڑا۔ نبیلہ اور زاہدہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیگم مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جیسے اپنے کام میں کامیاب ہوگئے ہوں مگر ہر بندے کا عمل ایک دن اس کے پاس لوٹ کر ضرور آتا ہے۔

:کچھ سالوں بعد

یزدان! کھانے میں کیا بنواؤں؟"آئرہ لاؤنج میں بیٹھے یزدان کے پاس آئی تھی جو" اخبار پڑ رہا تھا۔

کچھ بھی بنوالو" یزدان نے مصروف سے انداز میں ہی کہا تھا۔آئرہ کے ماضی کے" بارے میں یزدان کو سب معلوم تھا۔شادی سے پہلے آئرہ نے اسے سب بتادیا تھا تاکہ کوئی مسئلہ نہ ہو بعد میں۔

www.novelsclubb.com

بی بی جی آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔" خانساماں نے اطلاع دی تھی"۔

"؟کون"

"پتہ نہیں"

"نام کیا ہے؟"

اسد بتا رہے ہیں اپنا نام" خانساماں کی بات پر آئرہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے" تھے۔اس نے خوف سے یزدان کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم بات کر لو اس سے وہ تمھیں کچھ نہیں کہے گا" یزدان نے نرمی سے کہا تھا۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔کچھ ہو تو مجھے بلا لینا" یزدان نے نرمی سے" آئرہ کی ہتھیلی پکڑتے ہوئے کہا تھا۔آئرہ اثبات میں سر ہلا کر ڈرائنگ روم میں چلی گئی۔اندر اسد اکیلا بیٹھا تھا۔آئرہ اس کے سامنے والے صوفہ پر جا بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو آئرہ؟"

"ٹھیک"

"تم نے خود کو بہت قابل بنا لیا ہے۔" اسد کی آواز میں تکلیف تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں آئے ہو؟" آئرہ نے سرد لہجہ میں پوچھا۔اسد نے آہ بھری، آنسوٹوٹ کر"

۔اس کی آنکھ سے گرا تھا

"۔میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں"

۔کس بات کی؟" فوراً سوال آیا تھا"

۔تم پر جو ظلم کیا۔ تمھاری بات پر یقین نہیں کیا"

"۔پلیز مجھے معاف کر دو

"جب پانی سر پر سے گزر جائے تو ان سب چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا"

"ایسے مت کہو آئرہ تم اپنی بیٹی کا ہی سوچ لو"

www.novelsclubb.com

تم لوگوں نے اسے میری بیٹی رہنے کب دیا تھا۔" آئرہ نے اپنی بیٹی کے ذکر پر"

۔تکلیف سے کہا

۔ہماری بیٹی ہمارے ہاتھ میں نہیں رہی۔" اسد نے کہنا چاہا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔تمھاری بیٹی۔" آئرہ نے باور کروایا"

"وہ ہر وقت باہر رہتی ہے، سگریٹ پیتی ہے، نشہ کرتی ہے۔ نبیلہ ہمیشہ کے لیے نہ اب بول سکے گی نا سن سکے گی اور امی ان کو فالج کا اٹیک ہوا تھا وہ اب کبھی نہیں چل سکیں گی یہ سب تمھیں تکلیف دینے کی وجہ سے ہوا ہے۔اللہ مظلوموں کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔ پلیز آئرہ ہمیں معاف کردو۔" اسد نے روتے ہوئے کہا۔ آئرہ کی آنکھیں نم ہوگئیں۔

"ہم ہمیشہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ سب کے کیے ہوئے اعمال ایک دن ان کے پاس لوٹ کر ضرور آئیں گے۔ وہ رب انصاف کرنے والا ہے۔ خیر میں نے پہلے بھی کوئی بددعا نہیں دی۔ ہمیشہ دعاؤں میں ہی یاد رکھا تھا۔ اللہ تمھاری مصیبتوں کو تم پر سے ٹال دے۔" آئرہ یہ کہہ کر اٹھ گئی تھی۔

اسد نے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔وہ وہاں سے نکل کر سیدھا اپنے کمرہ میں گئی۔

یزدان نے بھی اس سے کچھ نہ پوچھا۔کمرے میں جا کر اس نے دروازہ لاک کیا اور

۔دروازے کے سہارے بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

اللہ تعالی! آپ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔میں نے کبھی ان کا برا نہیں چاہا۔اپنی بیٹی کا"

بھی نہیں۔پھر ایسا کیوں ؟"آئرہ کا چہرہ اوپر کی جانب تھا جیسے سیدھا اللہ سے بات

۔کر رہی ہو

۔ہر چیز اب برابر ہو چکی تھی

ہر عمل کا مکافات عمل ہوتا ہے۔چاہے وہ اچھا عمل ہو یا برا آپ کا عمل آپ پر لوٹ

۔کر ضرور آتا ہے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسد اور آئرہ کا حساب بھی پورا ہو گیا تھا۔سب اپنی جگہ پر آگیا تھا۔آئرہ کو اس کے صبر کا پھل مل گیا تھا۔بے شک ہر برے عمل پر پکڑ ہوتی ہے اور صبر کا پھل ملتا ہے۔مکافات عمل ہو کر رہتا ہے۔

(تمت بالخیر)

www.novelsclubb.com

آٹھویں کہانی۔

راحت البال

ہاں میں کمزور ہوں مگر یقین جانو ناکارہ نہیں ہوں میں

کیوں نہیں سمجھتا یہ زمانہ ایک ننھا سا دل رکھتی ہوں میں

کیوں مجھے ہر انسان میرے شہزادے بھائی کی طرح ٹریٹ نہیں کرتا

کیوں کرتے ہیں نفرت مجھ سے کیا وہ نہیں جانتے میں بھی ہوں اشرف المخلوقات۔

www.novelsclubb.com

کڑکتی دھوپ میں، چندھیائی آنکھوں کے ساتھ وہ تیز تیز قدم بڑھاتے اپنی منزل کی جانب گامزن تھی،اف یہ گرمی۔۔یوں معلوم ہو رہا ہے جیسے سورج میرے سر پہ آن کھڑا ہے۔"اس نے یہ سوچتے ہوئے تپتے سورج کی جانب منہ موڑا جو ابھی بھی شعلے برسانے میں مصروفِ عمل تھا۔۔یکدم اسے اپنے سائے کے ساتھ مزید کسی کا سایہ نظر آیا،آواز۔۔کوئی تھا جو اسکے مدِ مقابل پہنچنے والا تھا۔اسکی دل کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔خوف سے قدموں میں لڑکھڑاہٹ اوضح ہو رہی تھی"دل میں عجیب عجیب وسوسوں جنم لے رہے تھے،سوسائٹی میں تو ہر جانب سناٹا ہے،کون آئے گا میری مدد کو؟"اس نے دل میں سوچا تھا،وہ آواز اب بالکل قریب سنائی دینے لگی،یکدم کسی نے اس کا دوپٹہ دونوں جانب سے کھینچا

کون؟"کپکپاتے لبوں بے ربط ہوئی سانس کے ساتھ پہلا جملہ جوزخرف کی زبان" سے ادا ہوا

میڈم جی۔۔" تمسخرانہ انداز میں بولنے کے بعد اس شخص نے دوپٹے پر موجود" گرفت میں تخفیف کر دی

کون ہو تم؟" کپکپاتی ہوئی آواز سے دوبارہ سوال دوہرایا گیا"

چلیں بتا دیتا ہوں، میں وہی ہوں جس سے آپ نے یارانِ محفل گروپ میں" بات کی تھی، تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم مجھے اپنا ایڈریس نہیں بتاؤ گی تو میں نہیں ڈھونڈ سکوں گا تمہیں۔" اس شخص نے زخرف کا بازو درندوں کی طرح پکڑتے ہوئے کہا

میں۔۔۔ میں۔۔" اس کے رونگٹے یک دم کھڑے ہو گئے تھے۔ اسے ایسا لگا جیسے" کسی نے اس کے پاوں تلے زمین کھینچ لی ہو، اس کا دل مٹھی میں بھینچ لیا ہو، ٹانگوں سے جان نکال لی ہو۔ یہ ں ں ں کیسے۔۔۔ زخرف کی آواز بے ربط جملوں کی نذر ہو گئی

کیا کوئی مسئلہ ہے؟" یکدم سیکیورٹی چیک کرنے کے لیے دو گارڈز آ گئے"

www.novelsclubb.com

مگر اس سے پہلے ہی وہ وہاں سے غائب ہو چکا تھا" میڈم ماہی۔۔میں ضرور آؤں گا دوبارہ"۔اس شخص نے جاتے ہوئے دھمکی دی

جب کہ اس کا دل و دماغ تو ابھی تک اس بات سے نہیں نکل پا رہا تھا کہ اس نے کسی لڑکے سے بات کی، جبکہ وہ تو جس جگہ پر لڑکے ہو اس جگہ اونچی آواز میں بولتی بھی نہیں کہ کسے نامحرم کے کانوں میں اس کی آواز نہ چلی جائے پھر۔۔۔۔وہ کیسے کسی لڑکے سے بات کر سکتی ہے، اسکی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اسکے چہرے کو سرخ کر چکے تھے۔

ڈگمگاتے قدموں، بوجھل دماغ اور بے جان جسم کے ساتھ زخرف گھر پہنچی، تو گھر میں ملازمہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں جاتے ہی اس نے بیگ ایک جانب پھینک دیا اور خود دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر فرش پر بیٹھ گئی، گھنٹوں رونے کے بعد زخرف نے اپنا فون اٹھایا، ماما

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کالنگ کا لفظ پتا نہیں کب سے جگمگا رہا تھا پر اس کو نظر انداز کر دیا۔ لیکن ایک نام کے ساتھ کسی کا سٹیٹس جگمگا رہا تھا

رابیل۔۔"زخرف نے نام دوہرایا"

تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ (مکروہ جانا) بیزار ہوا ہے۔۔اور بیشک " "۔قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

۔تھوڑی دیر قبل رکنے والے آنسو پھر کسی ریلے کی طرح دوبارہ بہنے لگے

رابیل کو کال کرتی ہوں"۔زخرف نے سرخ ہوتی آنکھوں کو ملتے ہوئے کہا"

السلام علیکم! چندا"ایک پر سکون آواز میں ڈھیر ساری اپنائیت کے ساتھ سلامتی" بھیجی گئی

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام! رابیل۔۔"زخرف نے بات ادھوری چھوڑ دی اور رونے لگی"

؟کیا ہوا ہے چندا بتاؤ نا

میں اداس ہوں بہت۔۔ بہت زیادہ۔۔"زخرف نے اپنے آپ کو سنبھالتے" ہوئے کہا

وجہ نہیں پوچھوں گی لیکن تم رب تعالیٰ سے دعا مانگو۔۔"رابیل نے سمجھانے کی" کوشش کی

دعا۔۔ میری نہیں قبول ہوتی۔۔"زخرف نے مایوس ہوتے ہوئے جواب دیا"

اور کمرے کے وسط میں نصب شدہ ایک تصویر کو حسرتی نگاہوں سے دیکھنے لگی

کیوں چندا؟"بہت خلوص کے ساتھ سوال کیا گیا"

میں اس شہزادے کی شہزادی ہوں۔۔ جو اپنی شہزادی پر جان نثار کرتے" تھا، آخری بار وہ میری فرمائش پر رات کو باہر گئے۔۔۔، زخرف کو ایک بار پھر لا متناہی سوچوں اور خیالات کے بھنور نے آگھیرا

www.novelsclubb.com

پھر؟"رابیل نے سسکیوں کی آواز سنتے ہوئے سوال کیا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اللہ نے مجھ سے ان کو چھین لیا زخرف نے اٹھ کر اس تصویر پر ہاتھ پھیرتے" ہوئے کہا

چندا"موت تو ہر کسی کو آنی ہے مجھے بھی آپ کو بھی ہر انسان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے"۔۔ہم انسان اللہ سے وعدہ کر کے آئے ہیں اور اپنے وعدے کے مطابق ہمیں اس کے پاس ہی واپس لوٹ کر جانا ہے۔"وہ چھوڑ کر نہیں گئے،وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔۔اور انھیں ہر گز نہیں پسند کہ ان کی شہزادی یوں سسکیوں اور ہچکیوں ۔۔"۔کے ساتھ روئے

کچھ زخم صدیوں بعد بھی تازہ رہتے ہیں

۔وقت کے پاس ہر زخم کا مرہم نہیں ہوتا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

وہ کلاس سے باہر نکلی. آخری پیریڈ ختم ہو گیا تھا اور چھٹی ہو چکی تھی. گراؤنڈ میں اس کی کلاس فیلوز پکڑن پکڑائی کھیلنے لگی تھیں. وہ بھی لپکی مگر رک گئی. کل بھی وہ پکڑن پکڑائی کھیلنے لگ گئی تھی اور گھر پہنچتے ہی ماں سے پٹائی ہوئی تھی. پٹائی کی وجہ بتائی تھی ماں نے مگر اب یاد نہیں آ رہی تھی. پٹائی اس لیے یاد تھی کہ جو مارتے مارتے ماں نے اسے ذور سے تھپڑ مارا تھا اب بھی بہت درد ہو رہا تھا. وہ سر جھٹک کر سکول سے باہر نکلی. اور سامنے گول گپے والا کھڑا تھا. "بھیا دے دو گپے!". جتنے پیسے تھے بغیر گنے اسے پکڑائے. "یہ تو کم ہیں جی!"

۔۔۔تو کم کے ہی دے دو اس نے منہ بنایا

گول گپے والے بچہ نے منہ بنایا اور چند گول گپے اس کے سامنے رکھ دیئے. وہ ہر چیز سے بے نیاز ہو کر کھانے لگی. اس کی کلاس کی دو لڑکیاں نکلی اور اس کے پاس رک گئیں. ان میں سے ایک شرارتی لڑکی بولی "زحرف یہ کیا کھا رہی ہو؟" وہ بھرے منہ کے ساتھ بولی "گپے" سب ہنسنے لگیں "گول گپے زحرف! اور اپنی امی

کو بتانا کہ سائنس کی میم نے ان کو کل بلایا ہے تمہاری شکایت ہے !" وہ ہنستے ہوئے چلی گئیں۔

اتنے میں اسے لینے بھی آ گئے تھے۔ زحرف بھی راستے میں اڑتی پتنگیں دیکھتے اور ہت منظر کو اپنے آنکھوں میں سموئے ہوئے کھڑکی کے باہر دیکھ رہی تھی۔ گھر پہنچی تو تین بجنے والے تھے "ہائے تین بجے تو ٹیوشن والی آپی نے بلایا تھا !

لاونج میں پہنچتے ہی اس نے آوازے لگانی شروع کر دی تھی امی ! امی ! میرے کپڑے دے دیں. کل سائنس کی ٹیچر نے بلایا ہے آپ کو." امی اور آپی سمیہ نے سر اٹھایا" پھر کوئی نیا کارنامہ سرانجام دے دیا ہو گا تم نے !". وہ رونے والی ہو گئی. سمیہ آپی نے اسے دیکھا تو دل پگھل گیا. سنہری گوری رنگت دھوپ کی تمازت کی وجہ سے چمک رہی تھی. بڑی بڑی کال گہری آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے. بھرے بھرے ہونٹ اور نازک سا سراپا. وہ دل موہ لیتی تھی. اگر یہ ذرا سی ذہن کی کمزوری نہ ہوتی تو پھپھو کبھی منگنی نہ توڑتیں. اب تو سب رشتہ دار بھی جانتے

تھے کہ اسے باتیں بھول جاتی تھیں. اسکا دھیان بار بار دلوانا پڑتا تھا. زحرف روتے روتے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔اسے یہ سب سمجھ آتا تھا کہ وہ ذہنی طور پر کمزور ہے اسی لیے کوئی اس سے بات نہیں کرنا چاہتا. سب اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے. اسی لیے اس کی منگنی بھی ٹوٹ گئی. وہ 18 سال کی ہونے والی تھی مگر ذہنی کمزوری کی وجہ سے ابھی تک دسویں جماعت میں تھی.

مگر اس کے ماں کو تو اس سے پیار کرنا چاہیے تھا اسے نہیں پتا چلتا تھا کہ وہ غلطی کر رہی ہے. ماں کو یوں اسے مارنا تو نہیں چاہیے تھا اسنے دل میں سوچا۔

زحرف کی پیدائش پر ہی اس کی پھوپھی نے اپنے بیٹھے کے لیئے اسے مانگ لیا تھا ۔بھائی بھی بہن کی محبت میں انکار نہ کر سکا۔ مگر جیسے ہی زحرف بڑی ہوتی گئی تو ۔سب کو معلوم ہونے لگا کہ اس کچھ یاد نہیں رہتا وہ زہنی طور پر بیمار ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنی سی بات پر انہوں نے منگنی توڑ دی۔اس کے علاوہ باقی بچہ بھی اس کے پاس نہیں آتے تھے۔ بابا ملک کے باہر ہوتے مہینوں بعد ہی گھر آتے تھے۔ صرف ایک بھائی ہی تھا جو اپنی اس پیاری سی شہزادی سے بے لوث محبت کرتا تھا۔اس کو ذرا سی چوٹ بھی آجاتی تو گھر سر پر اٹھالیتا۔اسکی ماں بھی اس سے اکثر خفا رہتیں اسکی زہنی کمزوری انہیں بہت بے چین رکھتی اور پھر اسکی یوں منگنی ٹوٹ جانا انکی پریشانی میں مزید اضافہ کر دیتا یوں وہ سارا غصہ اس پر اتارتی بے وقت کی ڈانٹ، مار پیٹ، اسے اسکے شہزادے کے علاوہ کوئی پسند نہیں کرتا تھا وہ تنہا تھی تو بس اس لیئے کیونکہ اس میں کمی تھی-----

"ہر انسان دوسرے انسان سے الگ اور مختلف ہوتا ہے، سب میں ایک جیسی خوبیاں نہیں پائی جاتی، سب میں الگ الگ صلاحیتیں پائی جاتی ہیں، سب کو بنانے والی ذات ایک ہے پھر لوگ کیسے دوسرے کو خود سے کمتر سمجھ لیتے ہے کیسے"

لوگوں کی ایک بڑی ہی عجیب عادت ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو ایک نظر میں ہی جج کر لیتے ہیں، بعض لوگ کسی ایسے انسان کو دیکھ لیں جو لوگوں کی نظر میں ظاہری اعتبار سے خوبصورت نہیں ہو تو اس پر طرح طرح کے نام رکھنے لگ جاتے ہیں۔۔ یہ سوچے بنا کہ اگلے بندے تک اگر یہ آپ کے الفاظ پہنچ گئے تو وہ کیا سوچے گا؟ وہ تو خود کو کمتر سمجھنے لگے گا؟ وہ آپ کی وجہ سے اپنے confidence کھو دے گا۔۔ وہ انسان اگر اس نے آپ کی بات دل پر لے لی تو کیا پتہ آپ کی وجہ سے وہ کسی ذہنی اذیت میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے نہ؟ سوچیں کہ آپ کے ان الفاظ اور رویوں نے اس انسان کو کتنی تکلیف پہنچائی؟ سوچیں اگر وہ اللہ کے آگے سجدے میں رو پڑا اور اللہ سے آپ کی شکایت کر دی تو کیا ہو گا؟؟؟ سورہ التین میں اللہ تعالی نے چار قسم کے چیزوں کی قسم کھا کر کہا کہ ہم نے انسان کو بہترین طریقے سے پیدا کیا

ترجمہ:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"۔کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے"

4 سورہ التین آیت

پھر اس سے بڑی اور کیا دلیل ہو گی کہ ہر انسان پیارا ہے ہر انسان میں کوئی نہ کوئی صلاحیت ہے؟ یہ تو ہماری نظر ہے

۔۔۔جو لوگوں کی خوبصورتی اور بدصورتی کو جج کرنے میں لگی رہتی ہے

زحرف کی امی بھی اسے دوسروں سے کمتر سمجھتی تھی وہ چاہتی تھی جیسے دوسروں کی بیٹیاں ہے میری بھی ویسے ہی ہو۔۔۔۔۔۔مگر "ہر چیز ویسی نہیں ہوتی جیسی ہم ۔انسان چاہتے ہے۔۔۔۔۔" اگر ایسا ہونے لگا تو دنیا میں ایک فساد مچ جائے گا

www.novelsclubb.com

زحرف کا بھائی امی کی ڈانٹ مار سے اسے بچا لیتا تھا۔اس نے کبھی کسی کو اسے کچھ کہنے نہیں دیا۔۔وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گیا ہوا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے ،۔۔۔اسے مار بھی اور حد سے زیادہ ڈانٹ بھی دیا

وہ یہ ساری باتیں بیٹھی سوچ رہی تھی ساتھ میں آنکھوں سے نکلتے گرم آنسوؤں اس کے تکیے کو بھگو چکے تھے۔۔۔

اسے یاد آیا تھا ایک بار جب وہ اپنے تایا کے گھر سے آئی تھی تو۔۔۔۔"السلام وعلیکم۔"گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔تمہارے ٹیسٹ چل رہے تھے نا؟ کیا رزلٹ آگیا؟"ماں نے اسے سامنے دیکھ پہلا سوال یہ ہی کیا۔

ماما یہ چیزیں تائی امی نے دی آپ کو دے دو" وہ اپنی ماں کے سوال کا کچھ اور ہی جواب دے رہی تھی۔

تمہارے کمرے سے مجھے کچھ ملا ہے۔"وہ بھی اسکی ماں تھی"۔

آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے میرے کمرے میں نا جایا کرے۔"وہ تھوڑا بگڑ کر" بولی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔فیل ہو گئی نا تم ٹیسٹ میں۔۔۔"ماں نے اطلاع ہونے کی خبر دی"

"۔۔۔۔ماما یہ صرف"

۔وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ماں نے اسکی بات کاٹی

پریشان کر کے رکھ دیا ہے تم نے تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتی ہماری بات کیوں تم" دل لگا کر نہیں پڑھتی پہلے بھی تمہارے اتنے کم نمبر آئے تھے تم نے ساجدا کی بیٹی کو دیکھا کیسے وہ اپنے ماں باپ کا نام روشن کر رہی ہے۔"وہ بول بول کر تھک گی تو ۔سوفے پر بیٹھ گئی

وہ خاموشی سے ساری بات سن کر جانے لگی کیوں کہ یہ پہلی بار نہیں تھا وہ ہر دوسرے دن اپنی ماں کے منہ سے سارے کزنز کی تعریف سننے کی عادی تھی سوائے اپنے۔۔۔تب انہوں نے پیچھے سے پکارا۔۔۔"میری میڈیسن نکال کر باقی ۔کا سامان کچن میں لاو"ماں کہہ کر جانے لگی

www.novelsclubb.com

۔ماماوہ توووو۔۔۔۔۔"اسنے دانتوں میں زبان پھسائی"

بھول آئی "اللہ یہ لڑکی مجھے پاگل کر کے چھوڑے گی نااسکو گھرداری آتی ہے نا یہ پڑھائی میں اچھی ہے نااسکو کوئی بات یادرہتی ہے۔میں کیا کرواسکا؟"وہ کوفت زدہ ۔لگ رہی تھی

ماما میں مدد کردوآپ کی؟"اس نے زمانے بھر کی معصومیت چہرے پہ سجائے" ۔سوال کیا

کوئی ضرورت نہیں ہے "جواب ماں کے بدلے اس کی کزن نے دیا تھا۔"تمہاری مدد سے کام کم ہونے کی بجائے بڑھ جاتا ہے۔"میں خود ہی کروالوں گی آنی کے ساتھ اس نے بہت بیزاریت سے جواب دیا۔جاؤتم یہاں سے۔۔۔۔وہ آنسوؤں کا ۔۔۔گلہ دباتے ہوئے وہاں سے اپنے کمرے میں آگئی تھی

ہر جگہ سے ٹھکرائی وہ لڑکی ہر دن اندر ہی اندر مر جاتی اگر اس کا بھائی اور بہنوں جیسی دوست اس کے ساتھ نہ ہوتے ان دونوں نے ہر موڑ پر اس کو گرنے سے پہلے تھاما تھا۔۔۔

"جو لوگ عاجز ہوتے ہیں وہ کبھی بھی مخلوق خدا کو اپنی باتوں سے تکلیف نہیں پہنچاتے ہیں۔۔۔۔بلکہ وہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔۔لوگوں کو تسلی دیتے ہیں۔۔لوگوں کے غم میں برابر کے شریک ہوتے ہیں" اس کا بھائی اور دوست بھی " ان لوگوں میں سے تھے۔۔۔۔ "وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزرتا گیا

اس دورانیے میں یہ تبدیلی آئی تھی کہ سب کچھ تو ٹھیک نہیں ہو سکا تھا پر زحرف اب اچھے سے پڑھنے لگی تھی اس کا بھائی اچھے ڈاکٹر سے اس کا علاج کروا رہا تھا

۔۔۔۔۔

آج زحرف کے سیکنڈ ایئر کے پیپر ختم ہو چکے تھے تو وہ ضد کر رہی تھی کہ باہر آئس کریم کھانے چلتے ہے مگر ازلان نہیں مانا کیونکہ رات کافی ہو چکی تھی اور حالات بھی ایسے نہیں تھے کہ ایسے باہر جاتے۔۔۔ مگر "زحرف کیلئے وہ سب کرنے کو تیار رہتا تھا" میں اپنی شہزادی کے لیئے ابھی لاتا ہوں پر میری ایک بات مانے گی نا بھائی کی ؟؟؟ شہزادی

! اس نے بچوں کی طرح سر ہاں میں ہلایا

شہزادی بھائی ہر جگہ آپ کے ساتھ نہیں ہو سکتے تو آپ ایک بات یاد رکھنا "نا محرم وہ سانپ ہے جو تمھارا پیچھا قبر تک نہیں چھوڑتا" کبھی کسی نامحرم سے نہیں ملنا نہ اس سے بات کرنا" دنیا میں سب سے زیادہ ناقابل اعتبار ذات نامحرم مرد کی ہے بڑے طریقے جانتا ہے یہ برباد کرنے کے پہلے پیچھے بھاگے گا محبت کے دعوے کرے گا۔ وقت گزارے گا اور وقت کے ساتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گزر جائے گا۔یقین پانے کے بعد تمھیں توڑے گا، تم سے تمہارا غرور چھینے کا تمہاری روح پہ گہری ضرب لگائے گا، روح زخمی کرے گا اور پھر مرہم رکھنے کا ناٹک، جب تم سنبھلنے لگو گی پھر حملہ کرے گا تم نہ اٹھ سکو گی نہ سنبھل سکو گی۔ تم ہار جاو گی اور وہ ہاتھ صاف کر کے چلا جائے گا تم پہ اک نظر ڈالے گا اور کہے گا قابل تسخیر لڑکیوں کا یہی انجام ہوتا ہے "تو میری شہزادی میرا غرور ہے بھائی کا غرور نہیں توڑنا" وہ اپنے اس شہزادے کی ہر بات غور سے سنتی تھی "توڑے گی کیا میری شہزادی بھائی کا غرور؟؟؟ اس نے زور زور سے نہ میں سر ہلایا اور کہنے لگی "زحرف خود تو ٹوٹ کر بکھر جائے گئی پر آپ کا غور نہیں توڑے گئی۔" وہ اس کی اس بات پر دل سے مسکرایا تھا۔۔ایسے ہی تو نہیں وہ اس پر جان دینے کو تیار تھا۔۔اس کی شہزادی تھی ہی اتنی پیاری، ایک اور بات میرے بعد اللہ جی سے ہر چیز مانگو گی وہ آپ کو سب دے گا اس کی پیشانی پر پیار بڑھا بوسا دے کہ زحرف کو انتظار کرنے کا کہہ کر وہ اس کے لیئے آئسکریم لینے چلا گیا تھا۔۔ مگر سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکرا

www.novelsclubb.com

کر وہ کافی زخمی ہو چکا تھا۔۔ بروقت ہسپتال پہنچایا اور علاج شروع کر دیا گیا۔۔ وہاں پر موجود کسی شخص نے اس کے گھر اطلاع دی کافی دیر تک جب وہ گھر نہ آئے تو زحرف کو پریشانی ہونے لگی بابا کو کسی ان نون نمبر سے کال آئی تو وہ بھاگم بھاگ ہسپتال پہنچے۔۔"

شہزادی کی زبان پہ فقط اا اپنے شہزادے کی صحت کی دعا تھی، وہ بہت روئی گڑ گڑائی" ، دو دن اس کا شہزادہ بھائی ہوسپیٹل میں رہا اور ان دو دنوں میں، اس نے بے انتہا دعائیں مانگی تھیں، تہجد میں بھی لیکن۔۔ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی۔۔ دو دن کے بعد زحرف کا بھائی اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔ "شہزادہ اپنی شہزادی کو چھوڑ گیا" کاش اسے پتا ہوتا تو وہ اپنی شہزادی کو یہ بھی بتا جاتا کہ اللہ کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے اس کی ہر بات کو ماننا چاہیے اور اس کی دی ہوئی آزمائش پر صبر سے کام لینا چاہیے "صبر وہ خوبصورت سفر ہے جو انتہائی بھیانک ہوتا ہے مگر اسکی منزل حسین ہے آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اس طرح

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے دل ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے کہ اسکو جوڑنے کے خیال سے پہلے ہی انسان ہمت ہار جاتا ہے صبر کا کھونٹ دوسروں کو پلانا ہوتا ہے مگر خود پیتے ہوئے پتا چلتا ہے کہ ایک ایک قطرہ کتنا مشکل ہے جو زخم گہرے ہوں وہ بھرنے میں بھی وقت لگتا ہے مگر جب انسان کو "صبر" آجائے یعنی اللہ کا پسندیدہ ہو جانا کیونکہ اللہ تو صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پسندیدہ چیزوں کو بے سہارا کون چھوڑتا ہے؟اور جس کو اللہ تھام لے دنیا کی کوئی طاقت ما سے نہیں توڑ سکتی۔"

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

رابیل کی کال آئی تھی وہ اس کو اپنے گھر بولا رہی تھی۔زحرف کبھی اس کے سسرال نہیں گئی تھی آج پہلی بار وہ ان کی طرف اچھے سے تیار ہو کر جانا چاہتی تھی ۔۔۔۔الماری سے سادہ پر خوبصورت جوڑا نکال کر فریش ہونے چلی گئی

بیس منٹ میں تیار ہو کر وہ ڈرائیوڑ کا انتظار کر رہی تھی۔۔ماما کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ کہاں آتی ہے کہاں جاتی ہے۔۔،پھر بھی اسنے گھر سے نکلتے ہوئے اپنی کزن کو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہہ دیا تھا وہ رابیل کے گھر جا رہی ہے جلد ہی کیب اسکے دروزے پر تھی گاڑی میں بیٹھ کر اسنے ٹیک لگا کر آنکھیں موندلی تھیں اور اب وہ اپنی گزشتہ زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کیا سے کیا ہو گئی تھی وہ گھر میں سب کا رویہ پہلے جیسا ہی تھا کیونکہ ازلان کی موت کا ذمہ دار بھی سب اس کو ٹھراتے تھے۔۔۔ بابا اب بھی پاکستان نہیں آئیں تھے اور ماما بھی اس سے خفا خفا سی رہتیں اور بے وجہ غصہ کرتیں۔،پر شاید اب اس نے ان کو نظر انداز کرنا شروع کر دیا تھا دو سال گذر چکے تھے اسکے شہزادے کو دور ہوئے اور اسکے جاتے ہی اس نے اپنی عبادت بھی چھوڑ دی تھی اسے نہیں یاد تھا اس نے آخری بار کب نماز پڑھی تھی۔۔،شاید تب جب ازلان ہسپتال میں تھا۔۔"انسان بھی کتنا عجیب ہے نہ اپنی خواہشات کی تسکین کے لیئے اس کے در پر جاتا ہے" رابیل بھی شادی کے بعد دوسرے ملک چلی گئی تھی ،کبھی کبھار رابطہ ہو جاتا تھا۔۔اب کچھ دن پہلے واپس آئی تو وہ اس سے ملنے جا رہی تھی۔ایک چھوٹا سا آنسو چھپکے سے اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کے بالوں میں

www.novelsclubb.com

جذب ہو گیا تھا۔ کچھ ہی وقت میں رابیل کا گھر آ گیا تھا۔ اب وہ بیل بجا کر دروازے کے باہر کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

تھوڑی دیر میں رابیل دروازہ کھولنے آ گئی تھی۔ رابیل زحرف کے گلے لگ کر ملی اور کافی دیر اس سے الگ نہ ہوئی شاید وہ اسے احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ ہے ہمیشہ اس کے ساتھ۔۔، کافی دیر بعد وہ اس سے الگ ہوئی تو اسے لے کر اندر چلی آئی لاونج میں اس کی ساس نند اور بھابھی بیٹھی ہوئی تھی۔ رابیل نے ان کا آپس میں تعارف کروایا اور زحرف کو ان کے پاس بیٹھا کر کچن میں چلی گئی۔۔۔

رابیل کی ساس اس سے بہت محبت بھرے لہجے میں بات کر رہی تھی جس پر وہ شاک میں جا رہی تھی۔۔ اس نے تو ہمیشہ اپنے لیئے تلخ لہجے ہی سنے تھے۔ پھر اچانک اتنے میٹھے لہجے اس کو عجیب لگنا فطری تھا۔۔

مگر اس کو کون بتاتا کہ اللہ والے ہمیشہ اس کے بندوں سے محبت سے ہی بات کرتے ہیں۔

کافی دیر وہ باتیں کرتے رہے رابیل بھی اس کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا گیا بعد میں رابیل اس کو اپنے کمرے میں لے آئی اور اپنے سامنے بیٹھا لیا۔۔۔

ہاں جی تو چندا کیسا لگ رہا ہے؟

مجھے کیسا لگنا، تمھارے سسرال والے کتنے عجیب ہیں کیسے اتنے میٹھے لہجے میں بات کر رہے تھے

اس کی بات سنتے ہی وہ ہنسنے لگی تھی۔۔

کیا کچھ غلط کہہ دیا میں نے اسے شرمندگی ہوئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارے نہیں نہیں بس تمھاری بات سن کر ہنسی آگئی۔۔،چندا میرے سسرال والے عجیب نہیں ہیں وہ ایسے ہی ہیں سب سے بہت محبت سے ملتے ہیں۔

ہمم

اچھا یہ سب چھوڑو یہ بتاو اس دن رو کیوں رہی تھی؟

زحرف نے اسے سب بتایا جو اس دن ہوا تھا رابیل میں نے اس سے کبھی بات نہیں کی میں تو اسے جانتی بھی نہیں تھی مجھے نہیں پتا وہ کون تھا پر اس نے مجھے پکڑا ادھر سے کسی چھوٹے بچوں کی طرح اسے سب بتا رہی تھی۔

میں جانتی ہوں زحرف تم نے اس سے بات نہیں کی اور جیسے تم نے بتایا اس نے کسی اور لڑکی کا نام لیا تو صاف پتا چل رہا ہے اسے غلط فہمی ہوئی تھی! اس لیئے تم ٹینشن نہیں لو اور بالکل چپ ہو جاو مجھے روتے ہوئے تم بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی آخری بات اس نے مذاق میں کہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اوکے ٹھیک ہے جیسا تم کہو

؟آگے کے کیا پلین ہیں

کچھ سوچا ہی نہیں

اچھا۔۔۔آجاؤ نماز پڑھتے اہیں اذان ہو گئی ہے

،نہیں تم پڑھو

ایسے کیسے اٹھو تم بھی آجاؤ شاباش

۔مجھے نماز نہیں آتی بھول گئی ہوں

تو کوئی بات نہیں میں ہوں نہ دیکھو انسان پر لاکھ پریشانی آجائے اسے اللہ سے دور نہیں ہونا چاہیئے سوچو تم ان معمولی باتوں پر اس سے ناراض ہو جاتے ہو کبھی سوچا ہے اگر وہ تم سے ناراض ہو گیا تو کیا رہ جائے گا تمہارے پاس اس لیئے کبھی بھی اللہ سے دور مت ہو ناز حرف اب آؤ نماز پڑھیں۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں نے نماز ادا کی پھر کافی دیر گپ شپ کے بعد ان سے دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے وہ واپس گھر آگئی تھی۔

اسے رابیل کا سسرال پہلے تو بہت عجیب لگا پر ان کے ساتھ بیٹھ کر اسے اچھا لگنے لگا تھا

وہ اب ہفتے میں ایک بار اس کی طرف چکر لگا لیا کرتی تھی

رابیل کی ساس اسے بہت سی اسلامی باتیں بتاتی۔۔۔

اسے بھی اب یہ باتیں سکون دینے لگی تھی وہ اب نماز بھی پڑھنے لگی تھی

ایک دن رابیل اس کی ساس زحرف سب بیٹھے تھے تو اس کی طبعیت خراب ہونے لگی۔اچانک چکرا کر وہ رابیل کی گود میں گر گئی۔۔یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ رابیل بھی گھبرا گئی

"کیا ہوا ہے زحرف بچے؟"

www.novelsclubb.com

۔رابیل کی ساس پریشانی سے اس کی طرف لپکیں تھی

۔رابیل کے تو اعضا اوسا ہو گئے تھے کہ اچانک ہوا کیا ہے

! یہ بے ہوش ہو گئی ہے۔امی

رابیل کی بھابھی نے بتایا

رابیل کی ساس اس کے گال تھپک رہی تھی، وہ حیرانی اور پریشانی کے ملے جلے

؟تاثرات لیے رونے کے قریب تھی۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا، اسے اچانک ہوا کیا

انہوں نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، کافی دیر بعد جب اسے ہوش آیا، تو

۔۔ان کے رکے ہوئے سانس بحال ہوئے

www.novelsclubb.com

رابیل اس کے گلے لگ کر رونے لگ گئی تھی، وہ مردہ جسم کی طرح اس کے ساتھ

۔لگی ہوئی تھی

!زحرف بتانا چاہتی تھی کہ یہ پہلی بار نہیں ہوا۔

وہ ایسے ہی اکثر بے ہوش ہو جایا کرتی تھی،اس کے پورے جسم میں درد رہتا تھا،

۔کبھی کبھار تو درد کی شدت اتنی ہو جاتی تھی کہ وہ برداشت نہیں کر پاتی تھی

۔۔۔کس کو بتاتی وہ؟کون تھا اس کی سننے والا؟کوئی بھی نہیں

وہ گھر جانا چاہتی تھی،اس نے رابیل کو کہا رابیل نے اپنی

ساس سے اجازت لی تاکہ وہ خود اسے اس کے گھر چھوڑ کر آجائے

ہاں!جاو بچے اسے گھر چھوڑ آو اور ہاں ثوبان کو ساتھ لے جاو اکیلی کیسے جاو گی

۔۔انہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے کا نام لیا

۔نہیں اس کی ضرورت نہیں آنٹی وہ میں

www.novelsclubb.com

چپ کرو تم کتنی بار کہاں ہے مجھے یہ آنٹی مت بلایا کرو،رابیل کی طرح تم بھی مجھے

ماں کہا کرو اور میں نے کہہ دیا کہ تم رابیل اور ثوبان کے ساتھ جاو گی تو مطلب ان

!!۔۔۔۔کے ساتھ ہی جاو گی

!جی آنٹی۔۔۔۔۔زحرففففف

!جی میرا مطلب ماں میں رابیل کے ساتھ ہی چلی جاتی ہو

۔اس کی آواز میں عجیب کا قرب تھا،شاید درد بڑھتا جا رہا تھا

ہاں، جاواللہ کے امان میں انہوں نے محبت سے اسے اپنے ساتھ لگایا اور وہ دونوں باہر چلی گئی جہاں ثوبان پہلے سے ہی ان کا گاڑی میں انتظار کر رہا تھا، رابیل اس کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی، ان کے بیٹھتے ہی گاڑی اپنی منزل کی طرف روا ۔۔ہو گئی، سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا

ثوبان کی نظر بار بار ان جھیل جیسی آنکھوں کی طرف جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

ان آنکھوں میں کچھ تھا، جو اسے اپنا آپ ان میں ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا گاڑی گھر کے سامنے روکی تو زحرف گاڑی سے نکلنے لگی کہ اسے پھر چکر آیا جس پر اس نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیئے تھے۔۔۔ثوبان جو اس کو ہی مرر سے دیکھ رہا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے سر پکڑتے دیکھ اچانک بول پڑا، "کیا آپ ٹھیک ہیں۔" رابیل جو دوسری طرف سے نکل کر اس سائٹ پر آئی تھی اس کی آواز پر چونکی

۔۔؟کیوں کیا ہوا

پتا نہیں شاید ان کی طبعیت نہیں ٹھیک، کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا گیا تھا

؟؟؟زحرف چندا ٹھیک ہو تم

۔ثوبان تم ادھر ویٹ کرو میں آئی بس، تھوڑی دیر میں

۔۔۔جی جلدی آیئے گا

گھر میں کوئی نہیں تھا شاید اسکی ماما کہیں گئی ہوئیں تھی اور ہر وقت گھر میں موجود رہنے والی اسکی کزن بھی اپنے گھر چلی ہی گئی تھی۔رابیل زحرف کو اپنا خیال رکھنے کی تاکید کر کے گھر کے لیئے واپس چلی گئی تھی، رابیل کے جاتے ہی وہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی ۔

www.novelsclubb.com

وقت کا کام تھا گزرنا وہ گزرتا گیا، زحرف جہاں اللہ کے پاس ہو گئ تھی وہی دوسری طرف اس کی تکلیف آئے دن بڑھتی جا رہی تھی

دوسری طرف رابیل کی ساس ثوبان کی شادی کرنا چاہتی تھی۔۔ جہاں اس نے زحرف سے شادی کی خواہش ظاہر کی تھی، وہ بہت خوش تھی انہیں بھی وہ شہزادی بہت پسند تھی رابیل کی ساس نے زحرف کا رشتہ اس کے گھر والوں سے مانگا تو انہوں نے ہامی بھر دی دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں کی جا رہی تھی

رابیل زحرف کے پاس آئی ہوئی تھی تاکہ اس کے لیئے نکاح کا جوڑا اس کی پسند کا لے لیا جائے۔۔ وہ دونوں بیٹھی باتیں کر رہی تھی کہ رابیل اس کو بتانے لگی کے ثوبان اسے پسند کرتا ہے اور ماں سے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے، اس نے اسے بتایا کہ ایک دن جب رابیل اس کی طرف آئی تھی تو اس کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

واپسی پر کہا تھا کہ مجھے آپ کی دوست پسند ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں ،ابھی وہ اسے اور بھی بتانا چاہتی تھی مگر وقت کم تھا تو دونوں بازار چلی گئی، نکاح کا جوڑا لیا،اس کے بعد کچھ اور سامان زحرف کی طبعیت بگڑ رہی تھی پر وہ کسی کو نہیں بتا رہی تھی۔۔

جمعہ کے بعد نکاح تھا۔۔

ثوبان بہت خوش تھا،اس کو اس کی محبت مل رہی تھی

آج ان دونوں کا نکاح تھا زحرف کے گھر میں سب بہت خوش تھے لڑکے والوں کی آمد ہو چکی تھی،رابیل نے سفید جوڑا پہنا ہوا تھا،ہاتھوں میں گجرے،وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

پتا نہیں آج اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی جس کو سب نکاح کی خوشی کا نام دے رہے تھے پر کون جانتا تھا آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔

نکاح کا وقت آن ٹھہرا تھا، زحرف کی ایک طرف اس کے بابا بیٹھے ہوئے تھی اور ایک طرف اس کی ماما مولوی صاحب لڑکی سے قبولیت لے کر جا چکے تھے۔۔، ہر کوئی خوش تھا رابیل زحرف کے ساتھ بیٹھی اسے تنگ کر رہی تھی، وہ بہت خوش تھی اس کی دوست اب ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی

۔۔سب لڑکے کی طرف چلے گئے تھے

زحرف اٹھ کر اپنے شہزادے کی تصویر کے پاس کھڑی ہو گئی تھی، بھائی دیکھے آج آپکی شہزادی دلہن بنی کھڑی ہے۔۔ آج اس کو لینے کوئی اور شہزادہ آیا ہے، وہ جس ، کو اللہ نے پہلے ہی میرے لیئے چن لیا تھا

دیکھے آج آپ کی شہزادی کو سب اس کے ساتھ رخصت کرنے لگے ہیں، وہ روتے ہوئے سب کہہ رہی تھی، دل کی تکلیف بڑھ رہی تھی، شاید یہ تکلیف ساری ، تکلیفوں سے چھٹکارہ دلانے والی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری طرف نکاح قبول کر لیا گیا تھا سب لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے۔آج ایک اور رشتہ قائم ہوا تھا

سب لڑکیاں زحرف کو لینے اس کے کمرے میں جا رہی تھی ثوبان خوش تھا اسے اس کی محبت مل گئی ہے

زحرف کار میں بیٹھی ہوئی تھی اس کی زبان پر اللہ کا کلام تھا روتے روتے اس کا ۔سانس اکھڑنا شروع ہو گیا تھا

۔۔۔اچانک ہی وہ بے ہوش ہو کر سانس کے کندھے پر جا گری

♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

۔ایک سال بعد

۔وقت کا کام ہے گزر جانا اور وہ بھلا کہاں کسی کے لیئے رکتا ہے

وہ لیٹی ہوئی تھی اسکا سر ماما کی گود میں تھا آج بھی وہ بہت کچھ بھول جایا کرتی تھی مگر اسکی یہ کمی اسے کسی کی نظروں میں کم تر نہیں بناتی تھی کیونکہ اسکا شہزادا اسکے ساتھ تھا ثوبان اسے بہت محبت سے ٹریٹ کرتا تھا شادی والے دن جب وہ بے ہوش ہو کر ہاسپٹل میں ایڈمٹ رہی اسکے دماغ میں موجود رسولی نکالی گئی تب بھی ثوبان نے دن رات اس کا خیال رکھا جو رشتے اس سے نفرت کرتے تھے وہ اسے ثوبان کے ساتھ دیکھ کر اسکی قسمت پر رشک کر رہے تھے اسکے دماغ میں رسولی ہے جب اسکی ماما کو پتہ چلا وہ روتی ہوئی اس سے ملی تھی ذحرف حیران تھی اسکی ماں اس کے لیئے رو رہی ہے اور اسکے بعد اسے پتہ چلا ماں لاکھ غصہ کر لے مگر اولاد کی تکلیف پر کانپ اٹھتی ہے اب سب اس سے محبت کرتے تھے اسنے اپنی کمزوی کی وجہ سے خود کو ناکارہ ہونے نہیں دیا تھا اسنے مقابلہ کیا تھا اور پھر ہر خوبصورت رشتوں کو پالیا تھا بس آج بھی کبھی کبھی اسکے شہزادے بھائی کی یاد اسکی آنکھیں نم کر دیتی تھیں ________________

www.novelsclubb.com